

پہلے سب کو محبت بھرا سلام ہو
اس کے بعد مبارک ماہِ صیام ہو
ہر مسلم کو جنت الفردوس ملے
ہم سب پہ جہنم کی آگ حرام ہو
ہمارا کچھ ایسا نظام حیات ہو
جس میں ہر کسی کا احترام ہو
جسے دیکھ کر فرشتے رشک کریں
کچھ اس طرح سے نماز کا قیام ہو
ہر بندہ اللہ کی بندگی کرے
رسول اللہ ﷺ کا ہر کوئی غلام ہو



میری یہی دُعا ہے میرے پروردگار
اصغر کو ہمیشہ رکھنا باوقار
میری یہی التجا ہے تجھ سے
کہ میری جاں ہو تیری راہ میں نثار
ہر کوئی جس کی مثال دے
آئینے جیسا شفاف ہو میرا کردار
ہر چھوٹا بڑا عزت کی نگاہ سے دیکھے
مجھے کبھی کرنا نہ ذلیل و خوار
میری زندگی پہ سدا خزاں کا راج رہا
اے میرے مولا میری زیست بنادے پربہار



ان کے حسن پہ میرے پیار کا جمال آ ہی گیا
آخر ہمیں بھی دل جیتنے کا کمال آ ہی گیا
آج بڑے دنوں بعد انہیں میرا خیال آ ہی گیا
خوشی سے میرے چہرے پہ جلال آ ہی گیا
اشکوں کی کچھ ایسی برسات ہونے لگی
ان کا خیال آتے ہی دل میں اُبال آ ہی گیا
رقیبوں کی باتوں کا ان پہ ہوا یہ اثر
ان کے دل کے آئینے میں بال آ ہی گیا
کل رات جب وہ میرے خواب میں آئے
مجھے ایسا لگا کہ لمحہ وصال آ ہی گیا



جب سے اس نے دیکھا ہے پیار سے
میری راہیں روشن ہو گئیں انوار سے
مجھے محبت جیسا لادوا مرض لگا کر
اب حال نہیں پوچھتا اپنے بیمار سے
اسے ملنے کو یہ کتنا بیتاب ہے
کوئی پوچھے تو میرے دل بیقرار سے
جب کبھی اس کی جدائی مجھے ستاتی ہے
پھر باتیں کر لیتا ہوں در و دیوار سے
اس دن اسے دل کی بات کہہ دوں گا
جس دن ملاقات ہو گی اس دلدار سے



تمیں کہنی ہے من کی بات سنو
صرف تم ہی ہو میری کل کائنات سنو
میرے سینے سے اپنے کان لگا کر
اپنی تعریف میں نعمات سنو
جب سے تمہارے حسن پہ نظر پڑی ہے
جاگ اٹھے ہیں سوئے ہوئے جذبات سنو
کئی بار نفرت بھی محبت میں بدل جاتی ہے
پیار میں ہوتی ہیں ایسی کرامات سنو
تم نے تو اپنے دل کی بات کہہ دی
کبھی میرا بھی افسانہ حیات سنو



وہ اگر اصغر سے ایک بار ملے
اس کے روپ کو اور نکھار ملے
اسے مجھ پہ اتنا پیار آئے
وہ ہو کر مجھے بے قرار ملے
وہ جب بھی مجھ سے ملنے آئے
ہم ان کو محو انتظار ملے
مجھے بھی میری عیدی مل جائے
آج وہ جو آ کے ایک بار ملے



بڑی مدت بعد بچھڑا یار ملا ہے
جس سے مجھے سچا پیار ملا ہے
تمام رنج و الم دور ہو گئے
آخر ہمیں بھی کوئی غم خوار ملا ہے
میں جس پہ اعتماد کر سکتا ہوں
مجھے ایسا سچا دلدار ملا ہے
میرے دن رات روشن ہو گئے
جب سے یہ جان بہار ملا ہے
میرا دل جس کی یاد میں تڑپتا تھا
وہ بھی ہو کر مجھے بے قرار ملا ہے
میرے تخیل میں جس کی تصویر سماتی تھی
میرے من کو وہ شاہکار ملا ہے



کیا پوچھتے ہو کتنے ظالم ہیں یہ دنیا والے
خوشیوں کو لوٹ کر کرتے ہیں غم حوالے
مجھے ہجر کی تیرگی دے کر جانے والے
ڈھونڈتا پھرتا ہوں تیرے وصل کے اُجالے
میرا چین لوٹ کر آنکھیں چرانے والے
کہیں تیری بے رُخی مجھے مار ہی نہ ڈالے
ملاقاتوں کا سلسلہ کبھی بند نہ کرنا
راتوں کو میرے خوابوں میں آنے والے
بڑے شوق سے ابتدائے عشق کی تھی
کیا خبر تھی جدائی ہو گی ملن سے پہلے



تنہائی میں یوں دل کو بہلاتا ہوں
اپنے تخیل سے اک محبوبہ بناتا ہوں
اس کا نام لے کر سبھی چھیڑتے ہیں مجھے
میں ہر روز اسے اپنے دکھڑے سناتا ہوں
میرے خوابوں کی رانی جب روٹھ جاتی ہے
بڑے پیار سے میں اسے مناتا ہوں
جب اس کے خیالوں میں گم ہوتا ہوں
پھر ساری دنیا کو بھول جاتا ہوں
اصغر کو بھولنے والی مجھے اتنا تو بتا
کیا میں بھی کبھی تجھے یاد آتا ہوں



جس شخص کا نام میرے آشناؤں میں ہے
ایک خاص بات اس کی اداؤں میں ہے
پردیس میں بڑے پیارے لوگ ملے لیکن
وہ بات کہاں جو دیس کی چھاؤں میں ہے
میں خود تو دیارِ غیر میں بیٹھا ہوں
مگر میرا دل میرے پیارے گاؤں میں ہے
یہاں کی انگریزی دواؤں میں وہ اثر کہاں
جو اثر اک ماں کی دُعاؤں میں ہے
وادی کشمیر کی آزادی لے کر دم لیں گے
اتنا زور ہم کشمیریوں کی بانہوں میں ہے
دیکھنا ایک دن سبھی کچھڑے مل جائیں گے
اتنا اثر تو اصغر کی خالص دُعاؤں میں ہے



میری کہانی کا کوئی نام نہیں ہے
اس افسانے کا کوئی انجام نہیں ہے
جب تم میرے تصور میں نہیں ہوتے
ایسی کوئی صبح کوئی شام نہیں ہے
جب سے تم میرے جیون میں آتے ہو
میری زندگی میں آرام نہیں ہے
دن رات تیرے خیالوں میں کھوئے رہنا
اس کے سوا مجھے کوئی کام نہیں ہے
تمہارے دل میں گر جگہ نہ بنا سکا
تو سمجھنا اصغر میرا نام نہیں ہے



خاک کے پُتلے ہیں خاکسار ہیں ہم
اسے خبر نہیں جس کے پرستا ہیں ہم
کوئی ہمارا پیار آزما کر تو دیکھ لے
ہر امتحان کے لیے تیار ہیں ہم
کسی سے پیار کرنے کی خطا کی ہے
اس بات کے لیے سزا وار ہیں ہم
کسی چارہ گر کے پاس جس کا کوئی علاج نہیں
محبت جیسے مرض میں گرفتار ہیں ہم
میرے دل میں اپنا گھر بنا کر تو دیکھو
پھر تم بھی کہو گے آدمی وفادار ہیں ہم



وہ میرے گھر میری عیادت کے بہانے آئے ہیں
اپنے مریضِ محبت کا حوصلہ بڑھانے آئے ہیں
ہمارے درمیان جو جدائی کی دیوار حائل تھی
بڑی مدت بعد وہ اسے گرانے آئے ہیں
ابھی دل کی کرچیاں ہم نے سمیٹی نہ تھیں
ایک بار پھر وہ مرا دل دکھانے آئے ہیں
پچھلے کئی سالوں سے تو کوئی خبر نہ ملی
آج وہ روٹھے یار کو منانے آئے ہیں
زندگی کی سبھی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں
وہ اپنے دوست اصغر سے دوستی نبھانے آئے ہیں



کبھی بادِ صبا تو کبھی دلربا لگتی ہے
وہ مجھے میری جانِ ادا لگتی ہے
اس کی باتوں سے یہ راز کھلا
وہ میری محبت میں مبتلا لگتی ہے
ہر پل جو میرا اتنا خیال رکھتی ہے
وہ میری کوئی کرم فرما لگتی ہے
اس سے کوئی جان پہچان تو نہیں
اجنبی ہو کر بھی وہ آشنا لگتی ہے
نہ جانے اس میں ایسی کیا بات ہے
جو سب نازنینوں سے جدا لگتی ہے
مجھے اس سے صرف ایک بات پوچھنی ہے
کہ اصغر کو بتا دے کہ وہ میری کیا لگتی ہے



اپنے ہجر کی وہ مجھے بددعا دے گیا ہے
مجھ سے پھڑک کر وہ کڑی سزا دے گیا ہے
میں اُسے کہاں ڈھونڈتا پھروں گا
وہ مجھے کوئی نہ اپنا پتہ دے گیا ہے
لوت کر لے گیا دل کا چین و قرار
اس مرض کی کوئی نہ دوا دے گیا ہے
میرے ارمانوں کا سر عام قتل کر کے
مجھے کوئی نہ اُن کا خون بہا دے گیا ہے
جو شخص مجھے ساری دنیا سے عزیز تھا
میرا وہی یار مجھ کو دغا دے گیا ہے



جب سے ہمارے دل ملے ہیں
دور ہوئے سبھی شکوے گلے
دل کے چمن میں ایسی ہوا چلی
جس سے ہر سمت غنچے کھلے ہیں
آنکھوں آنکھوں میں باتیں ہوئیں
نہ زباں ملی نہ ہی لب ہلے ہیں
میرے زخموں کو کوئی نہ کریدو
بڑی مدت بعد یہ گھاؤ سلے ہیں
دن تنہا راتیں تنہا زندگی تنہا
اصغر کو محبت کے یہ صلے ملے ہیں



ہم بندے ہیں عاشق مزاج میاں
کوئی کام ہے نہ کاج میاں
صدیوں سے یہ ریت چلی آرہی ہے
عاشقوں کا دشمن ہے سماج میاں
مجھے اس سے پیار اسے مجھ سے
میرے دل پہ اس کا ہے راج میاں
پیاری صورت دیکھ کر ہمیں پیار ہو گیا
اس مرض کا کوئی نہیں علاج میاں
جو محبت کی جنگ میں سرخرو ہوتے ہیں
زمانے سے انہیں ملتا ہے خراج میاں
جن لوگوں کو عاشقی راس نہیں آتی
وہ لوگ ہو جاتے ہیں دشمنِ اناج میاں



آنکھوں کا جزیرہ گہرا آب میں رہتا ہے
زندگی کا سفینہ بھی گرداب میں رہتا ہے
دل کے گاؤں میں سکون کیسے آنے پائے
وہ سال کے بارہ ماہ سیلاب میں رہتا ہے
جس کی زندگی میں اتنے سارے وبال ہوں
ایسا انسان عمر بھر عتاب میں رہتا ہے
جو وطن کی خاطر اپنی جان وار دیتے ہیں
ایسے شہیدوں کا ذکر نصاب میں رہتا ہے
میرے سخن میں کوئی خاص بات نہیں
پھر بھی اصغر کا ذکر احباب میں رہتا ہے



چاند اور ستارے جانتے ہیں مجھے
سمندر اور کنارے جانتے ہیں مجھے
تمام عمر ظلمت میں گزری ہے لیکن
روشنی کے استعارے جانتے ہیں مجھے
خوشیاں مجھ سے روٹی رہتی ہیں
مگر غم سارے جانتے ہیں مجھے
جو کسی کے ہجر میں ناشاد ہیں
سب درد کے مارے جانتے ہیں مجھے
جہاں ہم دونوں ملا کرتے تھے
وہ گلیاں چوبارے جانتے ہیں مجھے



میں ہوں اور ساتھ تیری جدائی کا غم ہے
اب یہ غم ہی میرے زخموں کا مرہم ہے
میرے دل میں تو ماتم کا عالم ہے
مگر چہرے پہ سجایا ہوا مصنوعی تبسم ہے
دن تو کام کاج میں گزر جاتا ہے
مگر گزرتی نہیں جو شامِ غم ہے
تجھے زمانے بھر کی خوشیاں مبارک
میرا ساتھی فقط رنج و الم ہے
زندہ لاش کی صورت جیئے جا رہا ہوں
میرے لیے یہ اُلفت کا انعام ہے



اس کے دل کی ہر بات سمجھتا ہوں
گر وہ کہے تو دن کو رات سمجھتا ہوں
محبت کی دنیا میں ابھی نیا ہوں
پھر بھی عشق کی کرامات سمجھتا ہوں
پردیس میں رہ کر بھی اپنا ورثہ نہیں بھولا
میں اپنی ساری روایات سمجھتا ہوں
مجھے اس سے کوئی گلہ نہیں ہے
اب میں اس کے حالات سمجھتا ہوں
جب وہ پیار بھرے لہجے میں بات کرتی ہے
میں اسے محبت بھری سوغات سمجھتا ہوں



میرے ساتھ ایسا غم خوار رہتا ہے
جو میرے ذہن پہ سوار رہتا ہے
میرے یار کو ایک پل کی فرصت نہیں
اسے ملنے کو دل میرا بے قرار رہتا ہے
میں کسی گھڑی بے سہارا نہیں ہوتا
میرے ساتھ میرا پروردگار رہتا ہے
میں جہاں کہیں بھی چلا جاؤں
مجھے یاد اس کا نقش و نگار رہتا ہے
خوشی کی برسات ہو یا غم کے بادل
اصغر ہر دور میں باوقار رہتا ہے



تیری چاہت لے آئی ہے میخانے میں
ساقیا دیر نہ کر آنکھوں سے پلانے میں
میرا خدا جانتا ہے کہ میں شرابی نہیں
چلا آتا ہوں تجھے دیکھنے کے بہانے میں
واعظ کی اپنی راتیں گزرتی ہیں میخانے میں
مگردن بھر لگے رہتے ہیں رندوں کو سمجھانے میں
میں تیری ایک مسکراہٹ کا محتاج ہوں
تیرا کیا جاتا ہے ایک بار مسکرانے میں
میری عمر بھر کی پیاس بجھا دے ساقی
تیرے رند کی روح پڑی ہے تیرے پیانے میں



تیری جدائی نے مجھے ستایا بہت ہے
وصل کی آس نے رلایا بہت ہے
تیری کھوج میں ہم ایسے کھو گئے
تیری تلاش میں خود کو گنویا بہت ہے
یہ تجھے بھولنے کا نام نہیں لیتا
اپنے دلِ نادان کو سمجھایا بہت ہے
میرے پاس تیری اور کوئی نشانی تو نہیں
مگر تیری یادوں کا سرمایہ بہت ہے
تیرے شہر سے ہجرت کرنے کے بعد
اصغر کئی دن پچھتایا بہت ہے



اتنا گہرا پیار ہے میرے صنم کا
جیسے ہوتا ہے سیاہی و قلم کا
روتے روتے تھک کر سو جاتا ہوں
اب یہ حال ہے رنج و الم کا
ہم تمام عمر دُعائیں کرتے رہے
پھر پیار ملا کسی صنم کا
میرے مولا اُسے میرا مقدر کر دے
میں محتاج ہوں تیرے کرم کا
اصغر کا جو زخمِ ہجر ہے دوستو
وہ محتاج نہیں کسی مرہم کا



وہ بڑا ستاتا ہے مجھے
دن رات رُلاتا ہے مجھے
ظالم حسیں ہے بلا کا
وہ بہت بھاتا ہے مجھے
کیسے مقدر کی لکیر دیکھوں
اپنا ہاتھ نہ دکھاتا ہے مجھے
نہ جانے کب پورے ہوں گے
جو خواب وہ دکھاتا ہے مجھے
یوں تو بار بار آزماتا ہے
مگر نظروں سے نہ گراتا ہے مجھے



تجھ سے ملنے کا بہانہ چاہتا ہوں
ساری دوریاں مٹانا چاہتا ہوں
تمام عمر تجھے پیار کرتے گزری
اب تیرے ساتھ گھر بسانا چاہتا ہوں
تیرے دل کے اُجڑے گلشن میں
اپنے پیار کے پھول کھلانا چاہتا ہوں
اب یہ تنہائی مجھے ڈسنے لگی ہے
تمہارے دل میں ٹھکانہ چاہتا ہوں
تیری جدائی میں میرا کیا حال ہے
زخم ہجر کے دکھانا چاہتا ہوں



ہر سال کچھ ایسے عید ہوتی ہے
عید کے دن اپنی ہی دید ہوتی ہے
مجھ سے کوئی بھی ملنے نہیں آتا
میری ہر مسرت شہید ہوتی ہے
عید کا مزہ تو پاکستان ہوتا ہے
جہاں پہ گرمی شدید ہوتی ہے
پڑھنے والے کا بھی دل خوش ہو جاتا ہے
جب کوئی شاعری جدید ہوتی ہے
عید اصغر کو اداس کر کے چلی جاتی ہے
گواوروں کے لیے خوشیوں کی نوید ہوتی ہے



ان کی نظر میں خطا وار ہم ہیں
وہ نہیں جانتے کہ وفادار ہم ہیں
انہیں تو کب کا کنارہ مل گیا
کئی صدیوں سے بچ مجدھار ہم ہیں
جانے وہ کب ہم سے ملنے آئیں گے
کئی سالوں سے مجھ انتظار ہم ہیں
جس کا نہ کوئی ساحل نہ کنارہ
ایسی کشتی میں سوار ہم ہیں
ان کے سامنے پیار کی قیمت کچھ نہیں
جن کی محبت کے طلبگار ہم ہیں



ہمیں کسی کا یارانہ نہیں ملتا
کسی کے دل میں ٹھکانہ نہیں ملتا
سبھی نئے چہرے ملتے ہیں یہاں
کوئی یار پرانا نہیں ملتا
مفلسی میں اپنے بھی ایسے ملتے ہیں
اس طرح تو کوئی بیگانہ نہیں ملتا
پاکستان سے یو کے تو چلے آئے لیکن
قسمت کا لکھا آب و دانہ نہیں ملتا
پیر نہ جانے کیسے لوگوں کو لوٹتے ہیں
ہمیں تو کسی سے کوئی نذرانہ نہیں ملتا



میرے دل میں جو شخص متصل ہے
یہاں اس کی رہائش مستقل ہے
وہی میرے پیار کی منزل ہے
جس کا گھر میرا دل ہے
جب سے وہ میری زندگی میں آئے
تب سے روشن میرا مستقبل ہے
میں اسے اپنا دل کیسے نہ دیتا
اک وہی تو میرے پیار کے قابل ہے
مجھے دنیا کی دولت سے کوئی غرض نہیں
اس کا پیار ہی زندگی کا حاصل ہے



مجھے کسی سے محبت ہو گئی ہے
زندگی سے دور خلوت ہو گئی ہے
جب سے اس کا پیار ملا ہے
تب سے زندگی جنت ہو گئی ہے
کل تک مجھے تنہائی ستاتی تھی
اب زندگی میں جلوت ہو گئی ہے
اب اس سے مزید دوری سہی نہیں جاتی
اس کی دید کی مسرت ہو گئی ہے
اس کا پیار ملنے کے بعد اصغر کو بھی
اپنی زندگی سے محبت ہو گئی ہے



میں ہوں اور اندھیری رات ہے
اوپر سے تیری یادوں کی بہتات ہے
کیا کہوں یہ کتنی مبارک ساعت ہے
تصور میں تو جو میرے ساتھ ہے
تم کیا جانو میں کیسے جی رہا ہوں
تیرے بن اُداس دل کی کائنات ہے
لب پہ تیرے وصل کی دُعائیں ہیں
نہ جانے جدائی سے کب ہوئی نجات ہے
آنکھوں میں آنسو زندگی میں تنہائی
تیرے پیار کی مجھے ملی یہ سوغات ہے



آنکھوں میں بس گیا ہے تیرا چہرہ کیا کروں
غموں نے دل میں ڈال لیا ہے ڈیرہ کیا کروں
جو ہر روز مجھ سے ملنے آ جاتی تھی
اب وہ ادھر پاتی نہیں پھیرا کیا کروں
جب مجھے اپنی ہی خبر نہیں ہے جاناں
یہ دنیا ہے جیسے کسی شکاری کا جال
اس میں پھنس گیا ہے زندگی کا بیڑہ کیا کروں
ہو سکے تو اپنے پیار کی جلا بخش دو
زندگی میں ہے بڑا اندھیرا کیا کروں



سات سمندر پار جو میرا یار رہتا ہے
آج کل وہی مجھ سے بیزار رہتا ہے
وہ خود تو سرِ عام آزاد پھرتا ہے
جس کی محبت میں اصغر گرفتار رہتا ہے
میرے دل سے کھیلنا اس کا مشغلہ ہے
وہ میرے دل کو توڑتا بار بار رہتا ہے
مجھے محبت کے زنداں میں قید کر کے
سارا دن پھرتا سرِ بازار رہتا ہے
وہی اصغر کی عیادت کو نہیں آتا
جس کی اُلفت میں دل بیمار رہتا ہے



جو کسی کے پیار میں دیوانے ہو جاتے ہیں
مشہور ان کے افسانے ہو جاتے ہیں
زباں کے دیئے زخم سدا تازہ رہتے ہیں
مگر تلوار کے زخم پرانے ہو جاتے ہیں
انسان جب کسی سے محبت کرنے لگتا ہے
پھر اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں
ہم خاکساروں کی انجمن میں آ کر
خرد مند بھی دیوانے ہو جاتے ہیں
عشق کا جادو جب سر چڑھ کر بولتا ہے
لوگ اپنی ہستی سے بیگانے ہو جاتے ہیں



ابھی تو نیا ہے عاشقانہ دل کا
رفتہ رفتہ ہو جائے گا یارانہ دل کا
وہ جانتے ہیں فقط چرانا دل کا
مگر سیکھا نہیں لوٹانا دل کا
اب جو ہو گیا ہے ملنا ملانا دل کا
انہیں سکھا دے گا لگانا دل کا
ہم تو گناہ سمجھتے ہیں دکھانا دل کا
ان کے لیے تو کھیل ہے توڑ جانا دل کا
عید کا تہوار آنے کی دیر ہے
انہیں پیش کر دیں گے نذرانہ دل کا
آخر انہیں اصغر کی حالت پہ رحم آ ہی گیا
اب حال پوچھتے ہیں روزانہ دل کا



کوئی زندگی میں آیا تھا چار دن
وہ دکھی کر گیا ہے سارا جیون
نہ جانے کیسے جیوں گا اس بن
جس کے بنا صدی لگتا ہے ایک دن
اسے اس بات کا غرور ہے
کہ میں کچھ نہیں ہوں اس بن
زندگی کا چراغ بجھنے والا ہے
شائد وہ آ کر اسے کر دے روشن
جب اس کو دید ہو جائے گی
اصغر کی عید ہو جائے گی اس دن



جس سے گفتگو ہوئی تھی ایک بار
اب اس کی وہ باتیں ہیں یادگار
نہ جانے کس حال میں ہے وہ یار
میں بنا سوچے جسے کر بیٹھا پیار
وہ میری زندگی میں آیا تو جانا
کہ کسی کے پیار بنا جینا ہے دشوار
ابھی تک اسی سوچ میں گم ہوں
اس بن کیسے آئے گا دل کو قرار
ایک بار اس کی آواز سننے کو
رہتے ہیں اصغر کے کان بے قرار



میں کیسے لکھوں افسانہ دل کا
بڑا مہنگا پڑا ہے لگانا دل کا
اسے دل سے دُعا ئیں دیتا ہوں
جو توڑ گیا ہے کھلونا دل کا
کوئی کم ظرف یہ بات بھلا کیا جانے
کتنا بڑا گنا ہے دُکھانا دل کا
میں اسی کا ہو کر رہ گیا
جس سے ہوا تھا یارانہ دل کا
رات کو بار بار دیکھتا رہتا ہوں
غم کے مارے آنسو بہانہ دل کا
میں بھی خود کو خوش نصیب سمجھوں
جو اس کے دل میں ہو جائے ٹھکانہ دل کا



جب اس نے دیکھا تھا پیار سے
میری راتیں روشن ہو گئی تھیں انوار سے
محبت جیسا لا دوا مرض لگا کر
اب حال نہیں پوچھتا اپنے بیمار سے
اسے ملنے کو یہ کتنا بے تاب رہتا ہے
وہ آ کر پوچھ لے میرے دلِ سوگوار سے
جب مجھے اس کی یاد آتی ہے
پھر دکھ بانٹ لیتا ہوں در و دیوار سے



جب اس کی آواز میرے کان میں آتی ہے
پھر بہار میرے دل کے گلستان میں آتی ہے
جس روز میں اُسے دیکھ لیتا ہوں
اس دن وہ بار بار دھیان میں آتی ہے
انسان محبوب کی ہستی میں کھو جاتا ہے
ایسی گھڑی محبت کے امتحان میں آتی ہے
میں جب اس سے اظہارِ محبت کرنے لگتا ہوں
ایک عجیب سی لکنت میری زبان میں آتی ہے
اپنے گھر کی تزئین و آرائش کرتا رہتا ہوں
انتظار ہے کہ وہ کب میرے مکان میں آتی ہے



ایک ستم گر کو دل کا مہمان کر بیٹھے
ہم خود ہی اپنا زیاں کر بیٹھے
اس نے ایک بار مسکرا کر دیکھا تھا
ہم نادانی میں اسے محبت گمان کر بیٹھے
اُس سے اس بات کی تصدیق کیے بنا
سادگی میں محبت کا اعلان کر بیٹھے
ابھی تو اس سے ابتدائے عشق تھی
ہم پہلے سے ہی کیا کیا پلان کر بیٹھے
ہمارے دل کی شامت آئی تھی
ایک چورنی کو دل کا نگہبان کر بیٹھے



مجھے اپنا بنا لیا مہربانی ہے آپ کی
لبوں پہ ہر پل ثنا خوانی ہے آپ کی
آپ کا نامہ پڑھ کر ہم پر یہ بھید کھلا
مجھ سے کتنی ملتی کہانی ہے آپ کی
آپ شکل سے نہیں دل کی بھی اچھی ہیں
بڑی مدت بعد قدر جانی ہے آپ کی
میری زندگی میں آج جتنی خوشیاں ہیں
میرے پاس یہ بہت بڑی نشانی ہے آپ کی
آپ نے اصغر کا سدا اتنا خیال رکھا
میرے لیے یہ بہت بڑی قربانی ہے آپ کی



اسے اس بات کی نہیں ہے خبر
کہ میں اسے چاہتا ہوں کس قدر
وہ لگتی ہے کشمیر کے گلشن کا کنول
جسے میں پیار کرتا ہوں جان سے بڑھ کر
وہی میرے سپنوں کی رانی ہے
جس کا قبضہ ہے دل کی سلطنت پر
سارے مکان میں چراغاں کر دوں گا
جس دن وہ آئے گی میرے گھر
شاید اس کا دل موم ہو جائے
اصغر کے رومانک اشعار پڑھ کر



عید کا پہلا پیغام بھیج رہا ہوں
محبت نامہ تیرے نام بھیج رہا ہوں
مجھے تم سے سدا محبت ہی ملی ہے
تیرے نام پیار بھرا سلام بھیج رہا ہوں
تم سے جتنے شکوے شکایتیں ہیں
ایک کاغذ پہ لکھ کر تمام بھیج رہا ہوں
تیرے ضبط کو اب اور نہ آزماؤں گا
تیرے صبر کا انعام بھیج رہا ہوں
اسے اپنے دل کی آنکھوں سے پڑھنا
تمہارے نام جو اپنا کلام بھیج رہا ہوں



جب سنتے ہیں میری آہ و فغاں
رو پڑتے ہیں یہ زمیں و آسماں
موم کی طرح پتھر پگل جاتے ہیں
جب سنتے ہیں میری داستاں
پیڑ پودے بھی درد بھرے گیت گاتے ہیں
جب اُن سے کرتا ہوں حالِ دل بیاں
پھول پتے بھی آنسو بہانے لگتے ہیں
جب اُن پہ ہو جاتے ہیں میرے زخم عیاں
جس نے تیرا یہ حال کیا اصغر
اس ستم گر کو جا کر ڈھونڈوں کہاں



جن کی غموں سے دوستی نہیں ہوتی
انہیں نصیب سچی خوشی نہیں ہوتی
جو کسی دُکھی کے کام نہ آئے دوستو
وہ زندگی کوئی زندگی نہیں ہوتی
آستین میں خنجر منہ میں کلمہ
ایسی بندگی بندگی نہیں ہوتی
جن کے تن اُجلے من میں میل ہو
ان کی باتوں میں دل کشی نہیں ہوتی
کچھ لوگ میرا دل دُکھاتے رہتے ہیں
مگر اصغر سے کسی سے بے رُخی نہیں ہوتی



جب سے مجھے پیار تمہارا مل گیا ہے
یوں لگتا ہے جہاں سارا مل گیا ہے
اس بھری دنیا میں تنہا تھا اصغر
ایک بے سہارا کو سہارا مل گیا ہے
غم کے گرداب میں گھری تھی زیست کی کشتی
میری ڈوبتی ناؤ کو کنارہ مل گیا ہے
اس دن سے لوگ ہمارے پیار سے جلنے لگے
جس دن سے ساتھ تمہارا مل گیا ہے



یوں اکیلا چھوڑ کر تو نہ جا مجھے
تنہائی کی ناگن سے نہ ڈسوا مجھے
گر تجھے مجھ سے کوئی شکایت ہے
ایک بار تو وہ بات بتا مجھے
یہ درد میں سہہ نہ پاؤں گا
اپنی جدائی کا زہر نہ پلا مجھے
مجھے تم سے کتنا پیار ہے
کبھی تو آ کر آزما مجھے
اپنے من سے شکوے گلے دھو کر
آ سچے دل سے گلے لگا مجھے



چلے بھی آؤ دوست کہ عید آنے والی ہے
تم نہ آئے تو میری جان جانے والی ہے
تیرے ملنے کی آس پہ جیئے جا رہا ہوں
دیکھتا ہوں کہ تقدیر کیا رنگ دکھلانے والی ہے
یہ حسیں موسم کہیں یوں ہی بیت نہ جائے
چلے بھی آؤ کہ رُت بدل جانے والی ہے
مقدر نے سدا ستایا قسمت نے ہمیشہ رُلایا
نہ جانے اب تقدیر کیا اور رستم ڈھانے والی ہے
تیرا میرا پیار سدا امر رہے گا دوست
گو دنیا کی ہر شے مٹ جانے والی ہے



یہ حقیقت ہے کہ تو میری زندگی ہے
تیرا پیار ہی میری بندگی ہے
مجھے تم سے سچا پیار ہے جاناں
یہ نہ سمجھو کہ یہ دل لگی ہے
نہ خط لکھتے ہو نہ خود آتے ہو
اتنا بتا دو مجھ سے کیا ناراضگی ہے
جس بات کا تم برا مان گے
حقیقت میں وہ بات ذرا سی ہے
میرے من میں ابھی تشنگی ہے
تیری دید کی میری روح پیاسی ہے
تو جو اصغر کے ساتھ نہیں ہے
میری ہر سمت اُداسی ہی اُداسی ہے



رنج و الم سے ہم گھبرائیں کس لیے
دُکھ میں کسی کو دیں صدائیں کس لیے
ریزہ ریزہ بکھرے ہیں میرے سارے خواب
اب اپنا تماشا بنائیں کس لیے
چہرے پہ تبسم دل رو رہا ہے
رات دن آنسو بہائیں کس لیے
جب تیری محبت راس نہیں آئی
پھر کسی اور سے دل لگائیں کس لیے



سُکھ چین گنوا یا دل بھی ہارا ہے
محبت کے سودے میں خسارہ ہی خسارہ ہے
دیکھنا ایک دن اپنے بھی بھاگ جاگیں گے
شائد ابھی گردش میں اپنا ستارہ ہے
جو گھر بار جلا کر راکھ کر دیتا ہے
عشق بھی ایسا ہی اک شرارہ ہے
ایسا ڈوبا ہوں چاہت کے سمندر میں
کون جانے کتنی دور کنارہ ہے
اے قسمت اصغر پہ اور ستم نہ ڈھانا
یہ بندہ پہلے ہی بڑا دکھیارا ہے



چرا کر تیرے چہرے کا نور
اب تو چاند بھی ہو گیا مغرور
وصل کے جو خواب ابھی ادھورے ہیں
وہ اک دن پورے ہوں گے ضرور
کسی کو دولت کسی کو شہرت کا
لیکن مجھے ہے تیرے پیار کا غرور
اب تو سارے منظر سہانے لگتے ہیں
تیری محبت میں کچھ ایسا ہے سرور
آنکھوں سے ہم تم سے دور سہی
مگر دل سے نہ ہمیں کرنا کبھی دور



چہرے سے نقاب کو میرے یار گرا دو
ہمارے درمیاں سے یہ دیوار گرا دو
سارے آسماں پہ کالی گھٹا چھا جائے
جو زلفوں کو چہرے پہ ایک بار گرا دو
پتھر بھی انسان کا روپ دھارے
جو تم اُس پہ آنسو دو چار گرا دو
شکار کرنے کو تمہاری اک نگاہ کافی ہے
اپنے ہاتھ سے تم یہ تلوار گرا دو
شائد ہمیں بھی کوئی سوداگر لے جائے
کسی کنویں میں ہمیں سرکار گرا دو



کتنی حسین شے زندگانی ہے
افسوس کہ یہ بیگانی ہے
ہم اس کا کیا اعتبار کریں
ہر ذی روح کی طرح یہ فانی ہے
اسی نے اس کی قدر جانی ہے
جس انسان میں جذبہ ایمانی ہے
بنا مول ملی انمول نعمت ہے
اس کا کوئی اور نہ ثانی ہے
زندگی پہ اتنا مان نہ کر بندے
یہ وہ امانت ہے جو لوٹانی ہے



زندگی میں جب سے تو نہیں رہی
میری کسی سے گفتگو نہیں رہی
ہماری محبت کے غنچے مرجھا گئے
ان میں اُلفت کی خوشبو نہیں رہی
ایک مدت غموں سے دوستی رہی
اب کسی خوشی کی جستجو نہیں رہی
مجھے تو آج بھی تیرا انتظار ہے
کیا تجھے مجھ سے ملنے کی آرزو نہیں رہی



چلمن کی اوٹ سے جو اشارات کرتے ہیں
وہی خراب ہماری عادات کرتے ہیں
ہم جیسے فقیروں کی خوشی کے لیے
وہ کبھی ایک مسکراہٹ نہ خیرات کرتے ہیں
ہم خوف کے مارے لب نہیں کھولتے
وہ ہر روز ایک نئی واردات کرتے ہیں
ہم ان کی ہر بات راز رکھتے ہیں
وہ ہماری ہر بات کی نشریات کرتے ہیں
ہمارے درمیاں اُلجھنیں اور بڑھ جاتی ہیں
وہ جب بھی ہم سے مذاکرات کرتے ہیں
ان کے اپنے قول و فعل میں تضاد ہے
مگر اوروں کو اچھے کاموں کی ہدایات کرتے ہیں



کہنے کو تو اجنبی ہو پرائے ہو تم
میری زندگی میں بہار بن کر آئے ہو تم
آنکھوں میں تمہاری صورت بسی ہے
میرے دل و جگر میں سمائے ہو تم
میں کسی اور کا تصور بھی کیسے کروں
میرے دُہن میری سوچوں پہ چھائے ہو تم
مجھ سے دور جانا تو آسان تھا
مگر مجھے نہ بھول پائے ہو تم
تمہیں دیکھ کر مجھے یوں لگتا ہے
جیسے میری طرح زمانے کے ستارے ہو تم



میرے لیے اجنبی تھی پرانی تھی وہ
میری زندگی میں بہار بن کر آئی تھی جو
نہ جانے وہ کس حال میں ہو گی
دنیا کی بھیڑ میں جو مجھ سے گئی تھی کھو
شب بھر اس کے بارے سوچتے سوچتے
روتے روتے میں جاتا ہوں سو
جب اس کی یادوں کا سلسلہ چل نکلتا ہے
پھر اشکوں سے اپنی آنکھیں لیتا ہوں بھگو
ایک بار تو وہ اصغر سے مل جائے
کوئی جا کر یہ بات اس سے کہو



میں خود کو ایسی سزا دوں گا
دل پہ لکھا تیرا نام مٹا دوں گا
زندگی میں گر کڑا وقت آ بھی گیا
درد سہہ لوں گا مگر تجھے نہ صدا دوں گا
جو تو میرے پیار کے رنگ میں رنگ جائے
تیری اُلفت میں دنیا کو بھلا دوں گا
تیرے سارے غم اپنے دامن میں چھپا کر
خوشیوں کو تیرے گھر کا پتہ دوں گا
خود کانٹوں کی سیج پہ سو لوں گا
مگر تیری راہوں میں پھول بچھا دوں گا
تیرے دل میں گر تھوڑی سی جگہ مل جائے
میں وہاں چار چاند لگا دوں گا



دنیا اب ایسا ہے حال
نیکی کر اور دریا میں ڈال
نہ جانے کب پورے ہوں گے
جو ارماں رکھے ہیں دل میں پال
کچھ غم کچھ آہیں تھوڑے نالے
پھر بھی جی رہا ہوں یہ ہے میرا کمال
اسے دنیا بھر کی خوشیاں نصیب ہوں
جس کی جدائی میں روتے گزرا ہے میرا سال
میں اس کی یادوں میں کھویا رہتا ہوں
جسے کبھی آتا نہیں میرا خیال



ایک ایس ایم ایس میرے نام کر دو
خوشیوں سے میرا دامن بھر دو
اس دنیا میں میرا کوئی ٹھکانہ نہیں
اپنے دل میں مجھے ایک گھر دو
چاند ستاروں سے تیری مانگ بھر دو
میرا ساتھ اگر زندگی بھر دو
تنہا زندگی اب گزاری نہیں جاتی
تم اپنی محبت میرے نام کر دو
تم کس حال میں ہو جاناں
اصغر کو اپنی کوئی خبر دو



وہ کہتے ہیں ہم بے وفا ہیں
خدا جانتا ہے ہم بے خطا ہیں
میرے دردِ دل کی
فقط وہی دوا ہیں
اُدھر وہ اکیلے ہیں
اُدھر ہم تنہا ہیں
انہیں روٹھنے کا حق ہے
وہ میرے دلربا ہیں
وہ یہ بات کیا جانیں
کہ وہ میرے کیا ہیں



جب سے قسمت سو گئی ہے
درد سہنے کی عادت ہو گئی ہے
جو میرے غم بانٹا کرتی تھی
نہ جانے وہ کہاں کھو گئی ہے
آج اس کی یاد آ کر
میری آنکھوں کو بھگو گئی ہے
آخر ہماری زندگی میں بہار آئی
کسی کو ہم سے محبت ہو گئی ہے
نہ جانے اسے کب کنارہ ملے گا
میری کشتی گرداب میں کھو گئی ہے



یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے
کہ محبت اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے
اس کی نظر میں میری بڑی عزت ہے
مجھے اس سے بے حد عقیدت ہے
میرے دل میں پیار کی اہمیت ہے
میرے نزدیک نفرت کی کوئی نہ حیثیت ہے
ان کے گھر میں تو خیر خیریت ہے
مگر کچھ دنوں سے خراب طبیعت ہے
ایک بار تم بھی کسی سے محبت کرنا
اصغر کی یہ آخری وصیت ہے



تیری یادوں کا ڈیرہ ہے میرے گھر میں
ہر پل ذکر تیرا ہے میرے گھر میں
نہ تم آتے ہو نہ کوئی خوشی آتی ہے
غموں کا پہرہ ہے میرے گھر میں
میرے آنگن سے تیری خوشبو آتی ہے
لگتا ہے تیرا بسیرا ہے میرے گھر میں
میرے گھر کے درو بام کو روشن کر دے
تیرے بن اندھیرا ہے میرے گھر میں
عید کے دن جب تم مجھ سے ملنے آؤ گے
پھر ہو جائے گا سویرا میرے گھر میں



جس دن سے میری آنکھ اس سے لڑی ہے
آنکھوں سے رواں اشکوں کی جھڑی
میرے پاؤں میں مجبوری کی زنجیر ہے
ہاتھوں میں محبت کی ہتھکڑی ہے
اس کی سوچ ہے زمانے سے جدا
اس کی ہر بات محبت بھری ہے
اسے دیکھتے ہی سب بھول جاتا ہوں
کچھ ایسی اس کی آنکھوں کی مستی ہے
میرا دل اس کی جدائی میں روتا ہے
میری آنکھ اسے دیکھنے کو ترستی ہے



وہ جب دیکھتے ہیں میری آنکھوں کے نالے
اُداسی کا سبب پوچھتے ہیں زمانے والے
اب سمندر کنارے کھڑے رونے سے کیا حاصل
ہم نے خود ہی کشتی کر دی طوفاں کے حوالے
زندگی میں تیرگی ہے تنہائی ہے جس ہے
نہ جانے کب ہوں گے زندگی میں اُجالے
مجھ سے تو یہ سب دیکھا نہیں جاتا
بے ساختہ چھلک جاتے ہیں اشکوں کے پیالے
جو بنے تھے میری زندگی کے ہمسفر
وہی مجھے کر گئے دنیا کے غموں کے حوالے
تنہا مجھ سے عید منائی نہیں جائے گی
اے دوست اصغر کو بھی اپنے پاس بلا لے



وہ جب کبھی مجھے مل جاتا ہے
خوشی سے میرا چہرہ کھل جاتا ہے
کوئی تو اس چور کو روکو لوگو
جو چرا کر میرا دل جاتا ہے
میرے محبت بھرے اشعار پڑھ کر
وہ موم کی طرح پگھل جاتا ہے
محبت کا درد ایسا درد ہے
جو کمزور لوگوں کو نگل جاتا ہے
اس کے چہرے پہ نظر پڑتے ہی
میرا دل ہاتھوں سے پھسل جاتا ہے
اس کے حسن کی ایک جھلک دیکھ کر
اصغر جیسوں کا دم نکل جاتا ہے



وہ زندگی میں آئے خواب کی طرح
دل کا ساز بجنے لگا رباب کی طرح
ان کے آگے ستارے بھی ماند پڑ جاتے ہیں
ان کا چہرہ ہے ماہتاب کی طرح
ان کی زلفیں ہیں کالی گھٹا جیسی
اور ہونٹ ہیں سرخ گلاب کی طرح
نہ جانے یہ کوئی خواب ہے یا حقیقت
زندگی لگتی ہے کسی سراب کی طرح
میں جب بھی انہیں ایک نظر دیکھوں
وہ لگتے ہیں اصغر کے انتخاب کی طرح



میرے گھر آنے کو جو وہ تیار ہو جائے
خوشیوں سے بھرا میرا گھر بار ہو جائے
جو اس کے دل میں محبت بیدار ہو جائے
میری زندگی بھی صورتِ گلزار ہو جائے
میرے پیار کا گر وہ اقرار کرے
پھر میرا بھی بیڑا پار ہو جائے
میں عمر بھر اس کا ساتھ نہ چھوڑوں
چاہے دشمن یہ سارا سنسار ہو جائے



محبت کا فرض کچھ ایسے ادا کروں گا
تجھے ایک پل نہ خود سے جدا کروں گا
عمر بھر تجھے پیار بے پناہ کروں گا
کسی بات سے نہ تجھے خفا کروں گا
رب میرے خوشیاں بھی تیرے نام کر دے
تیرے حق میں یہی دُعا کروں گا
کوئی شکایت نہ لاؤں گا لب پہ کبھی
نہ تجھ سے کوئی شکوہ گلہ کروں گا
تاریخ میں جس کی کوئی مثال نہ ملے گی
میں محبت میں ایسی انتہا کروں گا



ہم مرے تھے جن کی وفا کے لیے
وہی میری تربت پہ نہیں آتے دُعا کے لیے
یا تو انہیں اپنے کاموں سے فرصت نہیں
یا وہ مجھے بھول گے ہیں سدا کے لیے
طیب بھی جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں
ہم جن کے پاس جاتے تھے دوا کے لیے
میں اندھیروں کا عادی ہو چکا ہوں
میری لحد پہ چراغ نہ جلانا خدا کے لیے
وہی مجھے شہرِ نموشاں میں تنہا چھوڑ گئے
جو ہم سے جدا نہ ہوئے تھے ایک لمحہ کے لیے



کبھی ستم تو کبھی جفا کرتا ہے
وہ جو بھی کرتا ہے انتہا کرتا ہے
مجھے اپنے رب پہ بھروسہ ہے
جو ہم سب کا بھلا کرتا ہے
میں کسی اور سے کچھ نہیں مانگتا
میری مدد میرا خدا کرتا ہے
وہ ایک دن خود بھی روتا ہے
جو اوروں پہ ہنسا کرتا ہے
اصغر اور تو کچھ نہیں کرتا
مگر ہر کسی سے وفا کرتا ہے



اے بادِ صبا اتنا کہنا میرے یار سے
آ جا دونوں عید منائیں گے پیار سے
تجھ بن کیسے جیئے جا رہا ہوں میں
کوئی پوچھے میرے دل سوگوار سے
میری عید بھی خوشیاں بھری ہو جائے
جو تم چلے آؤ سات سمندر پار سے
اس عید کا کیا مزہ جو تنہا گزرے
عید تو ہوتی ہے وصلِ یار سے
ایک فرمائش کرتے ہیں پیار سے
ایک بار تو مل جاؤ اصغر یار سے



جب سے زمانے کا پہرہ ہو گیا ہے
ہمارا پیار اور بھی گہرا ہو گیا ہے
محبت کی چنگاری جو دل میں جلائی تھی
جلتے جلتے وہ اب شرارہ ہو گیا ہے
پہلی بار جب ان سے نظریں ملیں
دیکھتے ہی فدا دل ہمارا ہو گیا ہے
جب سے دنیا نے اسے مجھ سے چھین لیا
تب سے گردش میں میرا ستارہ ہو گیا ہے
غمِ اُلفت کے سمندر میں ایسا ڈوبا
میری کشتی سے دور کنارہ ہو گیا ہے
میرے یار کو اس بات کی بھلا کیا خبر
کہ اصغر اس کے بنا بے سہارہ ہو گیا ہے



سنا ہے ان راہوں میں پیچ و خم بڑے ہیں
ہم پھر بھی محبت کی راہوں پہ چل پڑے ہیں
جانے وہ کب گزریں گے میرے دل کی گلی سے
پھولوں کا گلستہ لیے ہم راہ میں کھڑے ہیں
محبت کرنے والوں کی دشمن ہے دنیا
مگر پیار کرنے والے کب کسی سے ڈرے ہیں
نہ جانے وہ ہم سے کیوں کتراتے ہیں
ورنہ دنیا جانتی ہے ہم آدمی کھرے ہیں
اصغر سے دوستی کرنے سے قبل اتنا سوچ لینا
ہم نام کے چھوٹے مگر دل کے بڑے ہیں



میں نے کب کہا کہ آساں ہے محبت
جو زندگی بدل دے وہ طوفاں ہے محبت
میری آنکھوں میں کبھی جھانک کر دیکھو
ایک حقیقت کی طرح عیاں ہے محبت
جہاں ارمانوں کے غنچے مرجھائے رہتے ہیں
ایسا خزاں میں گھرا گلستاں ہے محبت
میں نے عبادت سمجھ کر محبت کی ہے
دنیا بھر میں میری پہچاں ہے محبت
جو دن کا چین راتوں کا سکوں لوٹ لے
جو ختم نہ ہو ایسا وبالِ جاں ہے محبت



زندگی کے دن یوں ہی گزارے جائیں گے
شام و سحر ہم تم کو پکارے جائیں گے
یہ دنیا والے سدا ہمیں یاد رکھیں گے
جو محبت کی راہ میں ہم مارے جائیں گے
تمہارے دل میں گر پناہ نہ ملے جانناں
جانے کہاں ہم بنجارے جائیں گے
میرے پیار کی درد بھری داستان سن کر
روتے ہوئے چاند ستارے جائیں گے
تم سے جو خوشیوں کی بھیک نہ ملے گی
پھر کس جانب ہم دکھیارے جائیں گے



یہاں اُداس ہیں ہم
وہاں خوش ہو تم
تمہاری قسمت میں خوشیاں
ہمارے مقدر میں غم
تمہارے ساتھ سارا زمانہ
ہمارے ساتھی رنج و الم
تمہارے پاس ہر نعمت
ہمارے دامن میں پیچ و خم
تمہارے لبوں پہ ہنسی
ہماری آنکھیں ہیں پرغم



ہم تو زندہ ہیں تمہاری وفا کے لیے
تم بے شک مجھے بھلا دو سدا کے لیے
میرا محبوب تو میری حیات کا عنوان تو
زندگی کو خیر باد کہہ دیں گے تیری رضا کے لیے
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے کچھ نہیں ہوتا
بندگی بھی لازم ہے سزا کے لیے
ہمارے سوا دنیا میں کیا کمی تھی
ہم تو جہاں میں بھیجے گئے ہیں سزا کے لیے
نہ کوئی یار نہ کوئی مددگار زمانے میں
اب ہمیں چین سے جینے دو خدا کے لیے
عید کے دن وہ شائد میرے یار کا پیغام لائے
گھر کے در پہ کھلا رکھتا ہوں صبا کے لیے



ہم ایسے ہیں تقدیر کے مارے
جیتے ہیں تیرے غم کے سہارے
میں کتنے کرب میں ہوں تو کیا جانے
ایک بار تو آ کر دیکھ لے پیارے
مجھے مخمور رکھتی ہیں تیری یادیں
عمر گزر رہی ہے تیری یادوں کے سہارے
دُکھوں نے مجھے پگھلا دیا ہے موم کی صورت
ہم موت کے نہیں زندگی کے ہیں مارے
میرے دل کو ایسے آتی ہے تیری یاد
جیسے مسافر کو اس کی منزل پکارے



ہم نے کہا تھا کہ تیری محفل چھوڑ جائیں گے
مگر یہ کب کہا تھا کہ لوٹ کر نہ آئیں گے
تمہاری جدائی میں جو کچھ بھی لکھا ہے
وہ سب کسی دن پڑھ کر سنائیں گے
زندگی کے تاریک راستوں میں ہمیں ساتھ لے لو
مجھے ڈر ہے کہ تنہا آپ کہیں بھٹک جائیں گے
دل کا شہر سنسان دھڑکنیں خاموش
ایسے تو منزل تک ہم پہنچ نہ پائیں گے
دنیا کی بھیڑ جو ہم کھو جائیں گے
پھر آپ ہمیں کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں گے
زندگی بھر کا جو تمہارا ساتھ نہ ہو گا
نہ جانے ہم کیسے جی پائیں گے



ابھی تو ہوئی ہے محبت کی ابتداء پیارے
یوں ہی پہلی منزل سے نہ گھبرا پیارے
تیرے جذبات کا اسے احساس ہو گا
جو بات دل میں وہ لبوں پہ لا پیارے
دیوار کے سائے میں بیٹھ کر رونے سے کیا حاصل
محبت میں اپنا نام کر کے دنیا کو دکھا پیارے
اس کے دل تک پہنچے گی تیرے دل کی صدا
ایک بار اسے دل کی گہرائی سے صدا دے پیارے
ایک دن یہ دنیا تجھے یاد کرے گی
تو کسی کے پیار میں خود کو بھلا دے پیارے
شہر شہر تیری دیوانگی کے چرچے ہوں گے
محبت کی راہ میں اپنی ہستی کو مٹا دے پیارے



اسے میری محبت کا یقین ہو گیا ہے
خوشی سے باغ باغ دلِ غمگین ہو گیا ہے
اس کے سوا کوئی اور موضوعِ گفتگو نہیں
اس کے آنے سے جیون رنگین ہو گیا ہے
میرے پیار نے اس کے حسن کو ایسا نکھارا
وہ پہلے سے اور زیادہ حسین ہو گیا ہے
میرے دُکھی دل کو تسکین ملی ہے
جب سے وہ میرے من میں مکین ہو گیا ہے
لوگ تو محبت میں دیوانے ہو جاتے ہیں
مگر اصغر جیسا نادان ذہن ہو گیا ہے



جہاں عروج ہو وہاں زوال ہوتا ہے
عشق میں ہجر ہی وصال ہوتا ہے
شاخ تمنا پہ جو حسرتوں کے غنچے کھلے ہوتے ہیں
جب وہ مرجھا جائیں تو ملال ہوتا ہے
لوگ خوشیوں کی تلاش میں رہتے ہیں
ہمارے لیے غم بھی دوست کی مثال ہوتا ہے
کسی سے پیار کر لو خوشیوں سے جھولی بھر لو
کسی کی محبت بنا جینا محال ہوتا ہے
زندگی کا تاوان دے کر بھی نہیں ملتا
جو دل کسی کی اُلفت میں ریغمال ہوتا ہے
عشق کرنے والے کبھی گھبراتے نہیں
ان کے لیے محبوب کا ہجر ہی وصال ہوتا ہے
جس نے محبت میں چوٹ کھائی ہو
اس شاعر کا کلام باکمال ہوتا ہے



زندگی کا سفر بھی کیسا سفر ہے
جس میں ساتھ غموں کا لشکر ہے
سفرِ حیات میں سبھی پرانے لوگ ملے
زندگی تنہا منزل جدا کوئی نہ ہمسفر ہے
وہ محبوب مجھے ابھی ملا ہی نہیں ہے
جس کا نام لکھا میرے دل پر ہے
اس تک پہنچے گی میرے دل کی ندا
جو میرے پیار سے ابھی تک بے خبر ہے
نہ جانے وہ کب میری زندگی میں آئے گا
اصغر میرپوری کا دل جس کا منتظر ہے



جس کی یاد میں رہتا ہوں دیدہ تر
خوشی دل کو ملتی ہے اسے دیکھ کر
جسے دیکھنے کو آنکھیں رہتی ہیں منتظر
جی چاہتا ہے اسے بنا لوں اپنا ہمسفر
ایک بار وہ دل میں آیا تھا مہمان بن کر
اب اس نے بنا لیا ہے یہیں اپنا گھر
جو میرے دل میں ہے وہی رہتا ہے زبان پر
ہم اہل محبت رکھتے نہیں آستیں میں خنجر
وہ اصغر کہ جسم مں رہتا ہے روح بن کر
اب مر کر ہی ہم بچھڑیں گے قصہ مخضر



اس کی ہر بات اچھی لگتی ہے
اس کی ہر بات سچی لگتی ہے
وہ میرے دل کو بھی اچھی لگتی ہے
ابھی تو ہماری یاری کا آغاز ہوا ہے
دیکھتے ہیں کب دوستی پکی لگتی ہے
وہ جب میرے پہلو میں ہوتی ہے
میں پنوں اور وہ میری سسی لگتی ہے
وہ میری زندگی کے چمن میں بہار لائی
وہ کسی گلشن کی کلی لگتی ہے
جس نے میری زندگی کو منور کر دیا
وہ اصغر کو ایسی چاندنی لگتی ہے



دیکھ کر تیرے حسن کے نظارے
چاند بادلوں میں چھپ جاتا ہے شرم کے مارے
سبھی پوچھتے رہتے ہیں تیرے بارے
یہ پھول یہ چاند یہ ستارے
محبت کی راہ میں جن کے قدم ڈگمگائیں
ہم ایسے عاشق نہیں ہیں پیارے
تجھے اپنے ساتھ رکھوں گا صورتِ پیرہن
ایک بار جو تو آجائے میرے دل کے دوارے
میری زندگی میں بہار آئے نئے شگوفے کھلیں
عمر بھر کے لیے جو تم ہو جاؤ ہمارے
ایک بار جو تم آ جاؤ گھر میں ہمارے
پھر اصغر کے وارے بھی ہو جائیں نیارے



تیری زندگی میں کوئی نہ غم آئے
تیرے مقدر میں ہر خوشی صنم آئے
تیری آرزوؤں کا چمن ہرا بھرا رہے
تیرے قریب نہ کوئی رنج و الم آئے
کوئی پریشانی تیرے قریب نہ آئے
زندگی میں کوئی نہ پیچ و خم آئے
تیری حیات خوشیوں سے بھری رہے
غموں کی نہ کبھی کوئی شام آئے
ہم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں
ہماری چاہت میں ایسا نہ مقام آئے
اصغر کی یہ دلی تمنا رہی ہے جاناں
کہ تیرے ساتھ میرا بھی نام آئے



میرے دل کے کتنے اچھے نصیب ہیں
جو آپ اس کے اتنے قریب ہیں
مجھ سا نادان رسمِ اُلفت کیا جانے
یہ پیارِ محبت کے معاملے بھی عجیب ہیں
کبھی جدائی کبھی تنہائی اور کبھی رسوائی
عشقِ مجازی کی راہیں بڑی مہیب ہیں
آپ کے دل میں کیا ہے یہ بات خدا جانے
میری نظر میں تو آپ میرے حبیب ہیں
جنہیں کسی کی رفاقت نصیب نہیں ہوتی
بیچارے وہ لوگ کتنے بدنصیب ہیں
جس کے پاس میرے مرض کا علاج ہے
فقط آپ ہی وہ طبیب ہیں



کون کہتا ہے کہ محبت مصیبت ہے
یہ اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے
ہمیں ان سے جو بھی ملا وہ غنیمت ہے
شاید ہمارے خلوص کی یہی قیمت ہے
اب کسی سے مراسم نہ بڑھائیں گے
ہمیں اور غم سہنے کی نہ ہمت ہے
ان کی نظر میں میرا پیار جھوٹا ہی سہی
میرے لیے اُن کی محبت ایک حقیقت ہے
جب انہوں نے پوچھا میری اُداسی کا سبب
کہا دل ہی ٹوٹا ہے باقی سب خیریت ہے



ہر بزم میں ہماری رسوائی کرتے ہو
اچھی عاشقوں کی تم پذیرائی کرتے ہو
ہمارے دل پہ کیوں چڑھائی کرتے ہو
ہم سے کیوں نہ آشنائی کرتے ہو
پیٹھ پیچھے ہماری برائی کرتے ہو
تم کیوں نہ اپنے دل کی صفائی کرتے ہو
اپنے سینے میں دل کو انمول کہہ کر
کیوں دنیا میں مہنگائی کرتے ہو



جس کی محبت میں مسرور ہوں میں
اسی پیارے محبوب سے دور ہوں میں
جی چاہتا ہے اُسے ایک بار دیکھوں
مگر اسے ملنے سے مجبور ہوں میں
وہ مجھے ہر بات کا الزام دیتے ہیں
خدا جانتا ہے بے قصور ہوں میں
خدا جانے کون میری کرچیاں سمیٹے گا
جدائی کے زخموں سے پُور پُور ہوں میں
اصغر کا جو اتنا خیال رکھتے ہو
اے دوست تیرا مشکور ہوں میں



مقدر کا لکھا کبھی بدل نہیں سکتا
کوئی خواب حقیقت میں ڈھل نہیں سکتا
جس سے کسی کی دل آزاری ہو
ایسا لفظ میری زباں سے نکل نہیں سکتا
میں جس کا ساتھ چاہتا ہوں
وہ مجبور ہے میرے ساتھ چل نہیں سکتا
یہ فسانہ نہیں ایک حقیقت ہے
کوئی پتھر کبھی پگھل نہیں سکتا
مجبوری کی زنجیر میرے پاؤں میں ہے
اب میں اپنے یار سے مل نہیں سکتا



جینا ہوا جاتا ہے محال میرا
ضمم پوچھتا نہیں کبھی حال میرا
کبھی میرے بھی دن بدلیں گے
کبھی تو اسے آئے گا خیال میرا
اگر اس کے تغافل کا یہی عالم رہا
پھر تنہا گزرے گا نیا سال میرا
خوابوں کی شاندار عمارت بنائی تھی
وہ مسمار کر گیا ہے سپنوں کا محل میرا
روتے روتے گزرا ہے سارا سال میرا
اس کی جدائی بن گئی ہے وبال میرا



وہ میری تربت کی زیارت کے بہانے آئے ہیں
مجھے سدا کے لیے میٹھی نیند سلانے آئے ہیں
اپنے ساتھ طرح طرح کے پھولوں کے تحفے لائے ہیں
اپنے ہاتھوں سے میری لحد سجانے آئے ہیں
جیتے جی جن کی دید کو ترستے رہے
آج بنا حجاب وہ مجھے جلانے آئے ہیں
جن کی جدائی میں روتے عمر گزری
وہ اب میری قبر پہ آنسو بہانے آئے ہیں
آج انہیں اس طرح اُداس دیکھ کر
ہمیں یاد وہ خوشیوں کے زمانے آئے ہیں



پیار میں ملی ہے اشکوں کی سوغات
اب روتے گزرے گی ساری حیات
آج وہی مجھ پہ لگا رہا ہے الزامات
میں جسے سمجھا تھا اپنی کُل کائنات
اسے رہتی ہیں مجھ سے شکایات
جس کے پیار میں لکھتا ہوں غزلیات
جس دن مل جائیں گے ہمارے خیالات
اس دن ختم ہو جائیں گے سارے اختلافات
جو ایک بار وہ میرے گھر آ جائے اصغر
پھر دور ہو جائیں میری ساری مشکلات



تمہیں کیا ملا خود کو ہم سے جدا کر کے
تمہارے بن ہم جی رہے ہیں مر مر کے
ہم پیار کرتے نہیں سوچ سمجھ کر
دل کا آئینہ خود سمٹ جاتا بکھر کے
آؤ تمہیں اپنی دنیا میں لے چلوں
ہم تو راہی ہیں پریم نگر کے
اپنوں نے ستایا غیروں نے ٹھکرایا
تم بھی ہمیں رُلا لو جی بھر کے
غم دے کر رونے بھی نہیں دیتے ہو
ہم انسان نہیں ہیں پتھر کے
ہم تم کیوں نہ سمجھوتہ کر لیں
ہم دونوں مسافر ہیں ایک ڈگر کے
تم ایک بار اصغر کو اپنے پاس تو بلاؤ
ہم چل کر آئیں گے بل سر کے



وہ کبھی آتے نہیں میری تربت پر
مجھے ناز ہوا کرتا تھا جن کی قربت پر
وہ اتنے جلد کیسے بدل گئے
ہمیں بڑا بھروسہ تھا جن کی محبت پر
قسمت نے تو ہم کو درد ہی بانٹے
ہم صبر کرتے رہے ہر مصیبت پر
ہم نے ہر غم ہنسی کے پردے میں چھپا لیا
ہمیں بھلا کون درد دیتا ہماری ہمت پر
ہماری روداد جس نے بھی سنی
اسے افسانے کا گماں ہوا حقیقت پر



آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے
میرے دل کو محبت کا مرض ہے
ہماری باتوں کا پیار سے جواب دینا
یہ آپ کا اخلاقی فرض ہے
رفتہ رفتہ چکائے جاتا ہوں
میرے سر دوستوں کا جو قرض ہے
فقط آپ سے دل کی بات کہنی ہے
ہمیں اور کسی سے کیا غرض ہے



محبت کی دنیا کا یہ دستور ہوتا ہے
عاشق وہی کرتا ہے جو معشوق کو منظور ہوتا ہے
جو کوئی دنیا میں ہمیں عزیز ہوتا ہے
وہ دل کے پاس نظر سے دور ہوتا ہے
جو کسی سے پیار کرتا ہے
اس کے ساتھ محبت کا نور ہوتا ہے
جب قیس سے کوئی مجنوں بن جاتا ہے
عشق کی دنیا میں وہی مشہور ہوتا ہے
محفل میں جو اصغر کی طرح مسکراتا رہتا ہے
اس کا دل زخموں سے پُور پُور ہوتا ہے



ہم سے ایک بار پیار کر لو
میری محبت کی حامی بھر لو
مجھے ہر بات کا مجرم ٹھہراؤ
اپنے سر کوئی نہ الزام لو
میں سستے میں دل بیچ رہا ہوں
تم خوشیوں سے اپنا دامن بھر لو
میں دل کا شہنشاہ ہوں
میرے دل کی دولت اپنے نام کر لو
سب کی نظر میں امر ہو جاؤ
محبت میں جی لو محبت میں مر لو



صنّفِ نازک سے جسے پیار نہیں ہوتا
دنیا میں اس کا کوئی یار نہیں ہوتا
وہ در در کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے
کوئی اس سے محبت کرنے کو تیار نہیں ہوتا
حسیں صورت دیکھتے ہی ہمارا دل مچل جاتا ہے
ہمیں اپنے دل پہ کوئی اختیار نہیں ہوتا
زمانے میں جن کا کوئی محبوب نہیں ہوتا
عاشقوں میں اس کا بھی شمار نہیں ہوتا
ہم تو پہلی نظر میں دل کی بات کہہ دیتے ہیں
ہم سے اظہار بار بار نہیں ہوتا



اب وہ میرے خوابوں میں آتی نہیں ہے
سوتے ہوئے مجھے جگاتی نہیں ہے
میرا دل اس کا ٹھکانہ ہے
وہ یہاں سے کبھی جاتی نہیں ہے
جبھی میرے سامنے آ جاتی ہے
اپنی نظر مجھ سے ملاتی نہیں ہے
چند دنوں کی مہماں بن کر آئی تھی
اب میرے دل کے کوچے سے جاتی نہیں ہے
میں اس کی راہ میں نظریں بچھائے رکھتا ہوں
وہ مجھے اپنی جھلک دکھلاتی نہیں ہے



زُلفوں کو جب وہ سنوارنے نکلے
دن میں آسماں پہ ستارے نکلے
ان کو یادوں کو اپنے ساتھ لے کر
گھر سے ہم ہجر کے مارے نکلے
اُمیدوں کے غنچے ابھی کھلنے ہی پائے تھے
کہ رقیب ہاتھوں میں لے کر آ رہے نکلے
محبت تو انہوں نے بھی کی تھی لیکن
عشق میں سارے جرم ہمارے نکلے
ان کی گلی میں جانے کا کوئی بہانہ نہ تھا
ہم ہاتھوں میں لے کر غبارے نکلے



اُلفت کا سفر یوں تمام ہوتا ہے
محبت میں شہنشاہ بھی غلام ہوتا ہے
کبھی آنکھوں کی زبانی باتیں ہوتی ہیں
کبھی گلی سے گزرے سلام ہوتا ہے
عاشق کو دنیا والوں سے کیا لینا دینا
مگر اپنے محبوب کا ذکر صبح و شام ہوتا ہے
کسی کے پیار میں چین و سکون گنوا کر
عاشق کو حاصل اس کا مقام ہوتا ہے
اس گھڑی کتنا حسین منظر ہوتا ہے
جب عاشق اپنے محبوب سے ہمکلام ہوتا ہے



اپنی زندگی کا اتنا ہی افسانہ ہے
کاغذ کی کشتی ہے سیلاب کا زمانہ ہے
ہماری محبت زمانے سے جدا ہے
جس کی کوئی مثال نہیں ایسا یارانہ ہے
میرے دل کے تار بھی ٹوٹے ہیں
کوئی خوشیوں بھرا گیت بھی گانا ہے
میری شاعری بھی منفرد ہے
اور انداز بھی یگانہ ہے
میرے پاس الفاظ کی کمی ہے
ان کے حسن پہ کوئی شعر بھی سنانا ہے
وہ میرے خوابوں کی رانی ہے
اس کے لیے تاج محل بھی بنانا ہے
اصغر ایک ایسا مسافر ہے دوستو
جس کی نہ کوئی منزل نہ ٹھکانہ ہے



پیار کرنے کے سوا کام کوئی دوجا نہیں کرتا
میں چڑھتے سورج کی پوجا نہیں کرتا
جو کسی کے پیار میں کھو جاتا ہے
اسے محبت کے سوا کچھ سوچھا نہیں کرتا
جو صورت پیاری لگے دل میں بسا لیتا ہوں
میں اپنے ذہن سے کبھی پوچھا نہیں کرتا
ہماری محبت کا کیا انجام ہوتا ہے
میں اس بارے کبھی سوچا نہیں کرتا
میرے دل میں جو اک مدت سے مکین ہے
اب وہ خالی اصغر کے دل کا کوچہ نہیں کرتا



نہ زر نہ زمیں ہے نہ کوٹھی چو بارہ میرا
ایسے عالم میں بھی ہو جاتا ہے گزارہ میرا
مجھے خانہ بدوش کہنے والے سن لیں
میرے لیے تو یہ جہاں ہے سارا میرا
خوشیوں کے اُفق پہ یہ چمکے گا ضرور
غم کے بادلوں میں جو چھپا ہے ستارہ میرا
دل میں جو دھڑکتا ہے دھڑکن کی طرح
اسی کے دل پہ نہیں ہے کوئی اجارہ میرا
یہ اور بات کہ میں نمائش نہیں کرتا
ورنہ زخموں سے بھرا ہے سینہ سارا میرا



مجھے تیری نہ تجھے میری خبر جائے گی
عید اب کے بھی دبے پاؤں گزر جائے گی
ادھر تمھاری جدائی میں اُداس ہوں گے
ادھر عید خوشیوں سے تمھارا دامن بھر جائے گی
تیری یاد آئے گی خوشبو کے جھونکے کی طرح
کر کے معطر وہ میرا سارا گھر جائے گی
وہ جب آئے گی مجھ سے تیرا سندیس لینے
میرے دروہام کی ویرانی دیکھ کے بادِ صبا بھی ڈر جائے گی
اگلے سال ہم دونوں ایک ساتھ ہوں گے
دیکھنا میری دُعا دکھا کر اپنا اثر جائے گی
جب تو اصغر کے رنگ میں رنگ جائے گی
پھر جدائی خود اپنی موت آپ مر جائے گی



تم سے جب بھی ربط محال ہوتا ہے
تم کیا جانو میرا کیسا حال ہوتا ہے
میری ہر سوچ میں تم ہوتے ہو
مجھے فقط تمہارا ہی خیال ہوتا ہے
اجنبی ہو کر بھی اپنے سے لگتے ہو
کیا محبت میں ایسا بھی کمال ہوتا ہے
یہ دل کے سودے بھی عجیب ہوتے ہیں
ان کے آگے تو شاہ بھی کنگال ہوتا ہے
تیرا درد سنبھال کے رکھیں گے ایسے
جیسے غریب کی گٹھڑی میں لعل ہوتا ہے



میں اس طرح اُسے سلام بھیجتا ہوں
ہر روز ایس ایم ایس گمنام بھیجتا ہوں
میرا دل جگر و جان ہے وہ دوست
جسے محبتوں بھرے پیغام بھیجتا ہوں
اپنے اشعار کا اک گلدستہ بنا کر
میں صرف اسی کے نام بھیجتا ہوں
جس نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
اسے اپنی چاہت کے پیغام بھیجتا ہوں
میرے دامن میں ان کے سوا کچھ نہیں
سلامتی کی دُعا میں صبح و شام بھیجتا ہوں



تیری زندگی میں خوشیوں کی شادمانی رہے
تاحیات تو میرے دل کی رانی رہے
دنیا بھر کی آسائشیں تجھے نصیب ہوں
تیری زندگی کی ہر گھڑی سہانی رہے
تیرے دل سے میری محبت کبھی کم نہ ہونے پائے
ہماری چاہت کی دنیا میں یہی نشانی رہے
زیست کے سفر میں تجھے اتنے سکھ ملیں
غم کے مفہوم سے تو انجانی رہے
خدا کرے کہ تیرے غم بھی مجھے مل جائیں
تیرے چاروں اور خوشیوں کی فراوانی رہے



تیرے انتظار میں بے قرار ہیں آنکھیں
تیرے ہجر میں اشکبار ہیں آنکھیں
آج آنکھوں سے آنسو نہیں رکنے پاتے
لگتا ہے کسی غم کا شکار ہیں آنکھیں
کاش تو آکر میرے آنسو پونچھتے
کئی دنوں سے مجھ انتظار ہیں آنکھیں
میرے تن من کو وہ ایسے مہکاتی ہیں
اس جانِ ادا کی ایسی مشکبار ہیں آنکھیں
اگر ہو سکے تو آ کر انہیں دیکھ لے
کہ تیری دید کو کتنی بے قرار ہیں آنکھیں
دن رات یہ بے چین سی رہتی ہیں
تیرے آنے کی راہ تکتی بار بار ہیں آنکھیں



زندگی میں تنہائی ہے اُداسی ہے
تیری دید کی آنکھ پیاسی ہے
تھوڑی سی خوشیاں ڈھیروں غم
جینے کے لیے یہی سب کافی ہے
غم روزگار غمِ محبت اور غمِ دوراں
یہ سب زندگی میں اضافی ہے
میں ہر روز کوئی نئی بات سیکھتا ہوں
زندگی انسان کو بہت کچھ سکھاتی ہے
میں جس بزمِ سخن میں چلا جاؤں
محفل لوٹنے کو میرا نام ہی کافی ہے



مجھے پیار کی نشانی تم سے ملی
میرے انداز کو شعلہ بیانی تم سے ملی
جسے مر کر بھی نہ بھلا پاؤں گا
ایسی محبت بھری زندگانی تم سے ملی
ہم نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا
اچانک مقدر کی کہانی تم سے ملی
میں کیسے بھلا دوں وہ انمول یادیں
وہ جو اک شام سہانی تم سے ملی
اصغر کو سدا ملی خوشیاں تم سے
مجھے کبھی نہ پریشانی تم سے ملی



جو پہلی بار میرے دل سے دل تمہارا ملا
میں بے سہارا تھا اب تک تو اک سہارا ملا
تیری وفا نے کیا دل پہ وہ اثر جاناں
پھر اس کے بعد کسی سے نہ دل ہمارا ملا
ہم نے کیا کیا نہ کیا تیری خاطر اے دوست
مگر ہمیں تو سدا چاہت میں خسارہ ملا
ایک بار پھر زندگی سے پیار ہونے لگا
محبّتوں سے بھرا جب پہلا خط تمہارا ملا
وہ ہجر تھا کہ جلے جس کی آگ میں لیکن
کبھی نہ وصل کا ہم کو کوئی اشارہ ملا
نظر انداز کیا مجھے جس نے ایک بار اصغر
تمام عمر میں اس سے نہ دوبارہ ملا



بڑی مدت بعد یہ بات سمجھ میں آئی ہے
دولت کے بغیر نہ کوئی دوست نہ بھائی ہے
مصائب میں صبر کا دامن نہ چھوڑنا کبھی
قرآن میں یہ بات میرے اللہ نے فرمائی ہے
جس نے کسی بے گناہ کو دکھ دیا
اس نے دو جہاں میں ذلت ہی پائی ہے
اپنے اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہرانا
یہ برائیوں میں سب سے بڑی برائی ہے
ہر یتیم مسکین کی تم مدد کرتے رہنا
یہ بات ہمارے پیارے نبی ﷺ نے سمجھائی ہے
ہر نیک کام میں ہاتھ بٹاتے رہنا دوستو
اصغر نے تو سدا یہی روش اپنائی ہے



مجھے دور سے نہ سلام کر
آ میرے دل میں قیام کر
اک نگاہ کا نذرانہ دے کر
میری زندگی کا قصہ تمام کر



اس کی صورت گلاب جیسی ہے
آنکھوں کی مستی شراب جیسی ہے
اس سے مل کر مجھے یوں لگتا ہے
یہ زندگی کسی میں خواب جیسی ہے



بسا رہتا ہے تو ہی اے یار آنکھوں میں
تیرے سوا کوئی اور نہیں دلدار آنکھوں میں
مجھے جب تیرا خیال آ جاتا ہے
پھر آ جاتے ہیں آنسو بے اختیار آنکھوں میں



کوئی ہم سے پیار کرے ایسی ہماری قسمت نہیں
کسی سے محبت کا اظہار کریں اتنی ہماری ہمت نہیں
محبت کو دولت کے ترازو میں تولنے والے
یہ بات کیا جانیں اس شے کی کوئی قیمت نہیں



جو دل کی گہرائیوں سے کسی سے پیار کرتے ہیں
وہ زمانے والوں سے کب ڈرتے ہیں
جن کے دل میں چاہت گھر کر جاتی ہے
وہ لوگ محبت کی خاطر جیتے مرتے ہیں



ایک بار پھر عید آئے گی
ہمیں اُداس کر کے چلی جائے گی
میں یہاں روؤں گا
تو وہاں آنسو بہائے گی



عید کے دن میرے گھر آئیں گے وہ
میرے آشیانے کی رونق بڑھائیں گے وہ
عید سے قبل ہی میری عید ہو جائے گی
جب مجھے پیار سے گلے لگائیں گے وہ



کتنی پیاری ہے مسکان اس کی
بڑی دردناک ہے داستان اس کی
کلیاں اس کے گُن گاتی رہتی ہیں
بادِ صبا ہے ثناءِ خوان اس کی



بڑا مزا کسی کے انتظار ہی ہوتا ہے
جینے کا لطف کسی سے پیار میں ہوتا ہے
لوگ زندگی بھی داؤ پہ لگا دیتے ہیں
کچھ اتنا نشہ اقتدار میں ہوتا ہے
وہ اپنی ہستی سے بیگانہ ہو جاتا ہے
جو انسان محبت کے حصار میں ہوتا ہے



وہ جو ہم کو بھلا بیٹھے
ہم انہی سے ملنے کی آس لگا بیٹھے ہیں
اب ان کی باتوں میں نہ آئیں گے
وہ پہلے ہی ہمیں بہت رُلا بیٹھے ہیں



میرا دل تیرے پیار کا تمنائی ہے
میری محبت میں ساگر کی گہرائی ہے
اس کے درد نے ایسی کی چڑھائی ہے
غم کے مارے میری آنکھ بھر آئی ہے



اپنے ہونٹوں کو سی لیا ہے
زہر جدائی کا پی لیا ہے
راہ محبت میں مرنے سے کیا ڈرنا
ہم نے بہت جی لیا ہے



رات بھر دل کی کھڑکی کھلی رہتی ہے
تمہارے پیار سے اسی میں روشنی رہتی ہے
تمہارے دم سے یوں اُجالا ہی اُجالا ہے
اب تو گھر کی ہر بتی بجھی رہتی ہے



محبت میں کبھی پانا کبھی کھونا ہے
عاشق کے مقدر میں رونا ہی رونا ہے
مجھے کسی کی محبت کا یہ صلہ ملا ہے
نہ کھانا نہ پینا نہ سونا ہے



وہ ہم سے کیوں خفا ہیں ہوا کیا ہے
ان سے پوچھیں گے آخر یہ ماجرا کیا ہے
خود ہی دنیا بھر کے سارے غم دے کر
اب پوچھتے ہیں تیرے درد کی دوا کیا ہے



جب کسی سے نیناں لڑ جاتے ہیں
انسان کو لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں
ہم جس کسی سے محبت کرتے ہیں
وہی زبردستی ہمارے سر چڑھ جاتے ہیں



نہ خنجر نہ تیر نہ تلوار ہے
میں گھائل ہوا نظر کے پہلے وار سے
ان کی بے رُخی کا کیا سبب ہے
یہ پوچھیں گے اپنے دلدار سے

اس بات کا تجھ سے کوئی گلہ نہیں مولا
جسے دل نے چاہا وہی ملا نہیں مولا
حسرتوں کے گلشن میں کئی پھول سینچے تھے
ان میں سے کوئی بھی غنچہ کھلا نہیں مولا



جو ختم ہمارے درمیاں کی دوری ہو جائے
میرے دل کی ہر حسرت پوری ہو جائے
مانگتا رہتا ہوں اسے اپنے رب سے
نہ جانے کب میری دُعا پوری ہو جائے



زندگی بھر جس نے رُلایا مجھے
دردِ ہجر دے کر ستایا مجھے
میری ساری خوشیاں اسے بخش دے
اس کے غم دے دے خدایا مجھے



آ سُن لے اوہ میرے دلبر
ذرا دیکھ میرے دل میں آ کر
تیری تصویر جو سجائی ہے
اپنے دل کی دیوار پر



یہ دنیا بھی ایک چکر ہے
جس کا سفر بڑا مختصر ہے
جو سمجھ گیا وہ مقدر کا سکندر ہے
جو اسے نہ سمجھ سکا وہ اصغر ہے



اکیلا ہوں تنہائی سے ڈرتا ہوں
تیرا نام نہیں لیتا رسوائی سے ڈرتا ہوں
تجھ سے ملنا خوشی کی بات سہی
تجھے مل کر تیری جدائی سے ڈرتا ہوں



جو بے وفا ہو اسے بھول جانا پڑتا ہے
ہنسی کے پردے میں غم چھپانا پڑتا ہے
زندگی کے اندھیرے جب بڑھنے لگیں
پھر یادوں کا دیپ جلانا پڑتا ہے
محبت کی سدا یہی ریت رہی ہے
اس میں سب کچھ کھو کر کچھ پانا پڑتا ہے



میری محبت کا تم اعتبار کر لو
جو تم آ نہیں سکتے تو میرا انتظار کر لو
اس طرح میرا دل بہل جائے گا
فون پہ باتیں ہی دو چار کر لو



مجھے یاد آتا ہے ان کا یارانہ
جو چھوڑ گئے ہیں میرے دل کا آشیانہ
ہمیں یاد ہے ان کا روٹھنا ہمارا منانا
اب لوٹ کر نہ آئے گا وہ گزرا زمانہ



جب سے وہ جدا ہو گئے ہیں
تب سے ہم تنہا ہو گئے ہیں
ہم نے انہیں بہت پیار کیا
جس سے وہ بیوفا ہو گئے ہیں
مجھے دنیا بھر کے غم دے کر
اب کسی اور کے درد آشنا ہو گئے ہیں



میری زندگی گزر رہی ہے لے لے کر نام تیرا
باد صبا سے حال پوچھتا ہوں ہر شام تیرا
کئی دنوں سے انتظار میں بیٹھا ہوں
آج بھی نامہ بر لایا نہیں کوئی پیغام تیرا



اپنے دن کی میں یوں ابتدا کرتا ہوں
تجھے ملنے کی خدا سے دُعا کرتا ہوں
گر تیری نظر میں یہ میرا گناہ ہے
تو میں ہر روز یہ خطا کرتا ہوں



مست آنکھوں سے پلا کر مسرور کر دو
میری زندگی کے سارے غم دور کر دو
تیرے شہر کا اک گمنام شاعر ہوں
اپنے پیار سے مجھے تم مشہور کر دو



وارے ہو جائیں گے نیارے
آسان ہو جائیں گے کام سارے
ہم کو بھی ایک نظر دیکھ لو
کب سے تیری راہ میں بیٹھے ہیں پیارے



اُس کے ہجر نے سالوں سے جگایا ہے مجھے
یہ کس گناہ کی سزا ملی ہے خدایا مجھے
میں نے جس کی خاطر اپنے چھوڑ دیئے
آج وہی سمجھتا ہے پرایا مجھے



خوشیوں نے بڑی بے دردی سے ٹھکرایا مجھے
غموں نے پیار سے گلے لگایا مجھے
پہلے تو ایک ایک کر کے سبھی ساتھی چھوٹے
پھر پرایا لگنے لگا میرا سایہ مجھے



دیوانہ جب محبت میں ناکام ہو گیا
سارے شہر میں اس کا نام ہو گیا
اور لوگوں کے پیار کے چرچے ہوئے
اصغر پہلی محبت میں بدنام ہو گیا



جس طرف یار کا گھر نہیں ہوتا
اس جانب ہم سے سفر نہیں ہوتا
جو پیار کرنے والے لوگ ہوتے ہیں
انہیں دنیا سے خوف و خطر نہیں ہوتا



میرا نصیب ہے وہ شخص
دل کے قریب ہے وہ شخص
پیار کی دولت سے مالا مال ہے
دنیا کی نظر میں غریب ہے وہ شخص



دل اُداس ہے آنکھوں میں پانی ہے یارو
کسی پیارے کی دی ہوئی نشانی ہے یارو
شائد زندگی کے کسی موڑ پہ وہ مل جائے
اسے اپنے دل کی بات بتانی ہے یارو
تنہا لحوں میں اسے یاد کر لیتا ہوں
اسی لیے یہ زندگی سہانی ہے یارو
غم جیسی انمول شے جس نے بخشی ہے
یہ اس ہستی کی مہربانی ہے یارو
جس کی چاہت میں ہم دیوانے ہوئے
وہی بے درد اس بات سے انجانی ہے یارو



خدا کے لیے اپنا بنا لیجئے مجھے
نہیں تو زندہ دفنا دیجئے مجھے
میں نے بھی جرم اُلفت کیا
کسی دیوار میں چنوا دیجئے مجھے
تم سے محبت کرنے کا مجرم
کڑی سے کڑی سزا دیجئے مجھے
اپنے پہلو میں پاؤ گے مجھے
سچے دل سے صدا دیجئے مجھے
اگر اصغر سے محبت نہیں رہی
پھر اپنے دل سے بھلا دیجئے مجھے



میری آنکھوں میں سرور رہتا ہے
کوئی تو ان میں ضرور رہتا ہے
تصور میں وہ میرے ساتھ ہے
جو نظروں سے دور رہتا ہے
اس نے میرا سکھ چین چھینا ہے
اس بات کا اسے غور رہتا ہے
میری زندگی میں اندھیروں کا کیا کام
میرے ساتھ اس کی محبت کا نور رہتا ہے
ستی شہرت کے پجاری یہ بات بھلا کیا جانیں
اصغر گمنامی میں بھی مشہور رہتا ہے



ہم انہیں پہ فدا ہیں
جو ہم سے خفا ہیں
مجھے ان کا خیال آتا ہے
وہ میرے دل کی ندا ہیں
میرا درد لاعلاج نہیں ہے
اس کی وہی دوا ہیں
ان سے کہنا میرے پاس چلے آئیں
ان کے بن ہم تنہا ہیں
دو جسم اک جان ہیں ہم
مگر دنیا کی نظروں میں جدا ہیں



کیا ہے جو وعدہ وفا کروں گا
زندگی بھر نہ تجھ سے جفا کروں گا
شکایت کا کبھی موقع نہ دوں گا
میں ایسے محبت کی رسم ادا کروں گا
دل کی سلطنت کی رانی بنا کر رکھوں گا
میں کبھی نہ تجھے خفا کروں گا
ساتھ رکھوں گا اپنی جان کی طرح
ایک پل نہ خود سے تجھ کو جدا کروں گا
میرے پیار کو کبھی آزما کر دیکھنا
دنیا کی ہر شے تجھ پہ فدا کروں گا



کبھی دو تو کبھی چار کرتا ہوں
میں محبت بھری غزلیں تیار کرتا ہوں
اس نیا میں میرا کوئی دوست نہیں
اسی لیے سب سے پیار کرتا ہوں
میرا یار مجھ سے بچھڑ گیا ہے
میں اسے یاد شام و سحر کرتا ہوں
پیار میں کئی بار دھوکے ملے ہیں
پھر بھی یہ خطا بار بار کرتا ہوں
کون جانے وہ کس حال میں ہو گا
جس کی جدائی میں آنکھیں اشکبار کرتا ہوں
وہ ملے تو اسے فقط اتنا ہی کہنا
میں اسے پیار بے شمار کرتا ہوں



جاگتی آنکھوں کو خواب ملا ہے
مجھے محبوب لا جواب ملا ہے
زندگی کی راہیں روشن ہو گئیں
مجھے ایسا ایک ماہتاب ملا ہے
اسے جتنے بھی خط لکھے ہیں
بڑے پیار سے سبھی کا جواب ملا ہے
میں اس کی جدائی کیسے سہہ پاؤں گا
مجھے اس کے ہجر کا عتاب ملا ہے
آنکھوں کو خوابوں کی تعبیر مل گئی
اس کی چاہت کا تحفہ نایاب ملا ہے
یہ اصغر کی خوش نصیبی ہے دوستو
جو اُن سے دیوانے کا خطاب ملا ہے



میں جسے لکھتا رہا بے شمار خط
آج اس نے بھیجا ہے پہلی بار خط
جب پڑھتا ہوں اس کا دل نثار خط
جی چاہتا ہے بنا لوں گلے کا ہار خط
اسے اپنے دل سے لگا کر رکھوں گا
یہ اس کا دل نشیں مشکبار خط
ایک بار پڑھنے سے جی نہیں بھرا
اسی لیے پڑھتا ہوں بار بار خط
اسے دل کے فریم میں سجا کر رکھوں گا
میرے لیے رہے گا یہ یاد گار خط
وہ چاہے میرے خط کا جواب نہ دے
میں اسے لکھتا رہوں گا لگاتار خط



وہ میرے معصوم دل کی ندا تھی
خدا سے مانگی ہوئی کوئی دُعا تھی
اپنی زندگی سے بڑھ کر چاہا اسے
یہ میرے پیار کی انتہا تھی
کیا کہوں اس کی شیرینی گفتار کا
کانوں میں رس گھولتی اس کی صدا تھی
میں اس کی ہر ادا پہ مرتا تھا
وہ میری ہر ادا پہ فدا تھی
سلام بھیجتی تھی مجھے ہوا کی زبانی
یوں لگتا تھا جیسے بادِ صبا تھی
میں ہی اس کا ساتھ نہ نبھا سکا
ورنہ وہ تو اک مورتِ وفا تھی
نہ جانے کیسے بھلا پاؤں گا اسے
جس کی ہر ادا زمانے سے جدا تھی



جس کے ہجر کا ملال کر رہا ہوں
اسی سے اُمیدِ وصال کر رہا ہوں
میری طرح وہ بھی روتا ہو گا
جیسے میں آنکھیں لال کر رہا ہوں
اسی کی سوچوں میں گم رہتا ہوں
ہر گھڑی اسی کا خیال کر رہا ہوں
آج کسی کا میں چہرہ دیکھ کر
میں یاد اس کا جمال کر رہا ہوں
کوئی جا کر اس بے خبر سے کہہ دے
راتوں کو رو کر برا حال کر رہا ہوں



جب بھی انہیں حالِ دل سنایا ہے
ان سے کوئی جواب نہ پایا ہے
ہم جس کو اپنا سمجھتے رہے
آج وہی ہوا پرایا ہے
جس بے دردی سے میرا پیار بھلایا ہے
اسی کی یاد دل کا سرمایہ ہے
جسے زمانے بھر کی خوشیاں دیں
اسی نے جدائی دے کر رُلایا ہے
دل کے تار غم کی دیمک چاٹ گئی
کوئی خوشی کا گیت نہ گایا ہے
ہماری نظر سے جو ایک بار گر گیا
زندگی بھر اس سے ہاتھ نہ ملایا ہے



دل میں کوئی نہیں ارمان پھر بھی جی رہے ہیں
دنیا میں جینا نہیں آسان پھر بھی جی رہے ہیں
ایسے جینے کو بھلا کون جینا کہہ سکتا ہے
جسم میں نہیں ہے جان پھر بھی جی رہے ہیں
زندگی کا ہر راستہ ہے دشت جیسا بیاباں
تنہا جینا نہیں آسان پھر بھی جی رہے ہیں
ہم خالی ہاتھ آئے تھے خالی ہاتھ جانا ہے
ساتھ کوئی نہیں ہے سامان پھر بھی جی رہے ہیں
سونی پڑی ہیں دُکھی دل کی سنسان گلیاں
آتا نہیں کوئی مہمان پھر بھی جی رہے ہیں



بادِ صبا اس کے رخساروں سے کھیلتی ہے
وہ ہر پل میرے دل کے تاروں سے کھیلتی ہے
جب بھی اس کے حسن پہ میری نظر پڑتی ہے
میری آنکھ اس کے نظاروں سے کھیلتی ہے
اپنے بام سے وہ جب مجھے دیکھتی ہے
پھر میرے ساتھ وہ اشاروں سے کھیلتی ہے
یہ جانتے ہوئے بھی کہ دنیا ہماری دشمن ہے
نہ جانے وہ کیوں شراروں سے کھیلتی ہے
تیری دنیا کا یہ کیسا انوکھا دستور ہے مولا
جو ہم درد کے ماروں سے کھیلتی ہے



کبھی خوابوں میں کبھی خیالوں میں آتا ہے
کبھی اندھیروں کبھی اُجالوں میں آتا ہے
محفل میں میرا نام سننے کی دیر ہوتی ہے
پھر سرخ رنگ اس کے گالوں میں آتا ہے
میں پیار سے اسے حسن کی ملکہ کہتا ہوں
اس کا پہلا نمبر زہرہ جمالوں میں آتا ہے
جس دن سے وہ میری محبت کا دم بھرنے لگے ہیں
اسی دن سے ہمارا نام بھی دل والوں میں آتا ہے
زندگی بھر ٹھوکریں کھانے کے بعد اصغر
اب نہ بے وفاؤں کی چالوں میں آتا ہے



جو لوگ درد کے مارے ہوتے ہیں
انہیں غم خوشیوں سے پیارے ہوتے ہیں
جن لوگوں کو اللہ زندگی بھر آزماتا ہے
وہی لوگ اسے اوروں سے پیارے ہوتے ہیں
ہم انہیں اپنے گناہوں کا کفارہ سمجھتے ہیں
اس دنیا میں ہمیں جتنے خسارے ہوتے ہیں
غموں کے طوفاں میں بھی میں حوصلہ نہیں ہارتا
اس پل بھی میری نظر میں کنارے ہوتے ہیں
زندگی ان کی بھی خوشگوار گزر جاتی ہے
جنہیں صرف اپنے اللہ کے سہارے ہوتے ہیں



تیری سمت ہر پل میرا دھیان رہتا ہے
ایک دو گھڑی نہیں یہ ہر آن رہتا ہے
تو بھی میری یاد میں کھویا ہو گا
میرے دل میں ایسا گمان رہتا ہے
میں جس سے اپنے دُکھ بانٹ لیتا ہوں
میرے دل میں ایک ایسا انسان رہتا ہے
آج مرے کل کوئی یاد نہ کرے گا
تو کیوں اکٹھا کرتا سامان رہتا ہے
اصغر کو جو دوست پریشاں کرتا ہے
یہ اسی کو کرتا خوشیاں دان رہتا ہے



جب ان کی لب کشائی ہوتی ہے
صرف ہماری ہی برائی ہوتی ہے
کسی طبیب کی حاجت نہیں رہتی
ان کی اک نگاہ دوائی ہوتی ہے
وہ لوگ کبھی مقبول ہو نہیں سکتے
جن کے ذہن میں خود نمائی ہوتی ہے
جو بات دل میں رہے وہ اپنی ہے
جو زبان پہ آئے پرانی ہوتی ہے
اپنی اُستانی کے ناز اُٹھاتا رہتا ہوں
آج کل اس طرح پڑھائی ہوتی ہے



میرے بارے جو سب جانتا ہے
وہی نہ محبت کا مطلب جانتا ہے
میری چاہت اس پر عیاں ہو جاتی ہے
میرے اشعار کا مفہوم وہ جب جانتا ہے
دونوں کو ایک دوسرے سے گلے ہیں
کون حق پہ ہے یہ میرا رب جانتا ہے
اس کی سیاہ زلفوں کو دیکھ کر
میرا دل دن کو شب جانتا ہے
پیار میری زندگی محبت میری بندگی
عشق کو اصغر اپنا مذہب جانتا ہے



دیکھ کتنی کشش میرے انداز بیان میں ہے
اور یہ بھی دیکھ کتنی مٹھاس میری زبان میں ہے
ایک دن اپنے بخت کا ستارہ چمکے گا ضرور
ابھی بادلوں کی اوٹ میں چھپا آسمان میں ہے
میرے لیے فقط تو ہی کل کائنات ہے میری
تجھ سا نہ کوئی اس سارے جہان میں ہے
جب ہم ایک دوسرے کے دل کے قریب ہیں
پھر کیوں اتنی دوری ہمارے درمیان میں ہے
اصغر کو تیری ہر ادا پیاری لگتی ہے
یہ نہ سمجھنا قصیدہ تیری شان میں ہے



بھری دنیا میں کوئی نہیں ہمارا صنم
تنہا ہی سہی پھر بھی جی رہے ہیں ہم
اکیلے میں اچھا نہیں کوئی موسم
ایسے میں اگر تم آ جاؤ تنہائی ہو جائے کم
آنے میں اتنی زیادہ دیر نہ کرنا جانم
کہیں ایسا نہ ہو ہمارا نکل جائے دم
ایک دن اپنا مقدر بھی بدلے گا ہمد
اسی اُمید پہ سبے جاتے ہیں رنج و الم
تیری خوشیوں میں شریک ہے سارا عالم
میرے ساتھ ہیں جدائی اور تنہائی کا غم



ہم عاشق بڑے باکمال ہیں جاناں
دولت عشق سے مالا مال ہیں جاناں
تجھ پہ کوئی آنچ نہ آنے دیں گے
سمجھ لے ہم تیری ڈھال ہیں جاناں
تجھے دل میں چھپا کے رکھیں گے
گو ہم زخموں سے نڈھال ہیں جاناں
میری زندگی میں تیری محبت کے سوا
میرے لیے اور بڑے جنجال ہیں جاناں
جس دن سے میرے من سے گئے ہو
اس دن سے دل کی گلیاں پامال ہیں جاناں



اوہ جانے والے پلٹ کر ایک بار دیکھنا
زمیں پہ پاؤں رکھنے سے قبل خار دیکھتا
میں صورت دیکھ کر ہوش نہ کھو دینا
پہلے اس کی سیرت اور کردار دیکھنا
سیکھنے کے لیے تجربات ضروری ہیں
تم کسی سے کر کے آنکھیں چار دیکھنا
ایک بار کسی سے جی بھر کر محبت کرنا
پھر کیسے آتا ہے شخصیت میں نکھار دیکھا
ہم دنیا میں رہیں یا اس جہاں سے گزر جائیں
میری دُعا ہے تم زندگی کی ہر بہار دیکھنا



محبت میں ایسی چوٹ کھائی ہوئی ہے
غم ہیں ساتھی خوشی پرانی ہوئی ہے
سوچتے ہیں اب ہم کدھر جائیں گے
کسی اور دل میں نہ جگہ بنائی ہوئی ہے
نہ کوئی میت ہے نہ کسی سے پریت ہے
میرے دل میں ویرانی چھائی ہوئی ہے
دن رات تیری یاد میں روتے روتے
ختم میری آنکھوں کی بینائی ہوئی ہے
تیرے انتظار میں جیئے جا رہا ہے اصغر
ورنہ کب کی جان لبوں پہ آئی ہوئی ہے



کئی سالوں سے رہی ہے میری آرزو
شاید کسی دن تجھ سے ہو جائے گفتگو
مجھے درد دل دینے والے اتنا سن لے تو
اب تجھے ہی کرنا ہو گا اس مرض کو رفو
اپنے رب سے تجھے مانگ کر دیکھ لیا
ایسا لگتا ہے میرے مقدر میں نہیں ہے تو
تیرے ساتھ جب نماز وصل ادا کروں گا
تجھے دیکھ کر کر لوں گا آنکھوں کا وضو
یہ نہ سوچ کہ میں تجھ سے دور ہوں
صبا لاتی رہتی ہے تیری خوشبو



کانٹوں کے ساتھ گزری ہے زندگانی میری
خبر نہیں کب آ کر لوٹ گئی جوانی میری
جس بزمِ سخن میں ایک بار کچھ سنا دوں
کوئی بھلا نہیں سکتا شعلہ بیانی میری
دنیا والوں کو اس بات کی کیا خبر
کتنی دردناک ہے زندگی کی کہانی میری
میں اس کے تغافل کی کیا مثال دوں
جو میرا دل لے کر سمجھتا نہیں مہربانی میری
اپنے پیارے یار کا اشعار میں ذکر کرنا
میرے بس میں نہیں یہ عادت ہے پرانی میری



کاش ایسا میرا مقدر میرے رب ہو جائے
محبوب سے ملنے کا کوئی سبب ہو جائے
میں جسے ملنے کو ہر گھڑی بیتاب رہتا ہوں
شائد اس کے دل میں ملنے کی طلب ہو جائے
یہ نہ ہو حسن کی تاب نہ لاسکیں آنکھیں
انہیں دیکھتے ہی بند دھڑکن قلب ہو جائے
کسی چارہ گر کے پاس بھی کوئی چارہ نہ ہو
دیکھتے ہی دیکھتے اصغر جاں بلب ہو جائے
کسی دن وہ اچانک اصغر سے ملنے چلے آئیں
کون جانے یہ کرامت بھی کب ہو جائے



کیا بتاؤں کیسے زندگی بسر کرتا ہوں
تجھے میں یاد شب بھر کرتا ہوں
ستاروں کی آنکھیں بھی نم ہو جاتی ہیں
میں جب تیری یاد میں آنکھیں تر کرتا ہوں
جب کوئی حسرت پوری نہیں ہوتی
اپنے رب کی رضا پہ صبر کرتا ہوں
ادھر تو مجھے ملنے کو بے قرار ہو گی
ادھر میں رو کر چھلنی جگر کرتا ہوں
تیرے پیار کی یہ سوغات ملی ہے
اب میں شاعری بڑی پُر اثر کرتا ہوں



اس کے ہجر میں میرا یہ حال تھا
آنکھوں میں اشک دل میں ملال تھا
اس کی خوشیاں پورے عروج پہ تھیں
میری زیست میں غموں کا زوال تھا
اسے مل کر بھی یہ نہ سمجھ سکا
وہ اس کا ہجر تھا یا وصال تھا
ایک مدت بعد جب وہ ملا مجھ سے
اس دن میرے لیے نیا سال تھا
اس کا نقش نہ ذہن سے مٹ سکا
نہ جانے کیا اس میں ایسا کمال تھا



میرے دل میں تیری جدائی کا غم ہے
تیرے پاس میرے درد کا مرہم ہے
میری روح تو تجھ میں بستی ہے
مگر تو میرے لیے نامحرم ہے
میں اسے یاد کر کے جی بہلا لیتا ہوں
مجھے یاد تیرا نہ بھولنے والا تبسم ہے
اے دوست غم میں اُداس نہ ہونا
تمہیں رب دو جہاں کی قسم ہے
زندگی میں صرف تیری جدائی کا غم ہے
ورنہ اصغرؑ پہ اللہ کا کرم ہے



جب اس نے آئی لو یو کہا میرے کان میں
مجھے ایسا لگا کہ میں اُڑ رہا ہوں آسمان میں
میرے جسم سے روح پرواز کرنے والی تھی
اگر وہ آکر نہ لیتا میرے دل کے مکان میں
اسے دینے کو اب میرے پاس کچھ نہیں بچا
اپنا سب کچھ اس پہ کر چکا ہوں دان میں
میرے دل میں یہ حسرت ہی رہے گی
کہ کبھی تیرے بن کر جاؤں مہمان میں
اصغر کی ہر بات سچی و کھری ہوتی ہے
کسی سے کرتا نہیں جھوٹے عہد و پیمان میں



ہم تیرے دل میں اس بہانے آئے
کیا بہانہ تھا دل تم سے لگانے آئے
تمہیں معلوم ہو نہ پیا ہماری آمد کا سبب
اپنی خواہش تھی کہ ہوش ٹھکانے آئے
مدت سے تشنگی تھی تم سے بات کرنے کی
بڑے دنوں بعد آج یہ پیاس ہم بجھانے آئے
رات کو سو نہ سکے دن کو بے چین رہے
نیند بھیجو کہ وہ ہمیں آ کر سلانے آئے
جب شاعری کرتے ہو تو پیاری کرتے ہو
یہ بات کون اصغر کو سمجھانے آئے



وہ جو میرے دل میں آ کر رہتے ہیں
میرے کانوں میں پیار بھری باتیں کہتے ہیں
میں نے سوچا تھا کہ ختم ہیں آنسو
رُکنے کا نام نہیں لیتے بار بار بہتے ہیں
تھوڑی محبت بھری داد بھی چاہیے ہمیں
ہم اتنے سارے درد جو سہتے ہیں
شکلیں زندگی کی آسان ہوئی جاتی ہیں
جس دن سے وہ میرے دل میں آ کر رہتے ہیں
بات چھوٹی و سچی کہتے ہیں اصغر جی
اسی لیے آج کل ذرا سگوار رہتے ہیں



کوئی اس کو میرا حال سنائے جا کر
کیسے جی رہا ہوں اسے بتائے جا کر
جس نے میرے دل کا سکون چرایا ہے
اسے کوئی ڈھونڈ کے لائے جا کر
ہم دونوں اک دوجے بنا کچھ نہیں
یہ بات کوئی اسے سمجھائے جا کر
میرے دل میں جو آگ اس نے لگائی ہے
اب وہ شعلہ رو ہی اسے بجھائے جا کر
وہ میری علالت کا یقین نہیں کرتا
میرے دل کے ایکسرے کوئی اسے دکھائے جا کر



”صرف تو میرا محبوب ہے“ جب اس نے کہا مجھے
عشق کے رتھ پہ سوار ہوں یوں لگا مجھے
اپنی محبت کی لکیر میرے ہاتھ میں دیکھ کر
بولی ”سوالی تو کیا چاہتا ہے“ یہ بتا مجھے
میرے اُداس دل کو بھی ذرا سکوں ملے
تو کوئی ایسی درد بھری غزل سنا مجھے
تیری جدائی کہیں مجھے مار ہی نہ ڈالے
خدا کے لیے تنہا چھوڑ کے نہ جا مجھے
تیری بیمار محبت دنیا سے گزر نہ جائے
آخری بار آکر اپنے گلے لگا مجھے
محبت کے جو لوگ بڑے دعوے کرتے تھے
آج وہی جا رہے ہیں لحد میں دفنانے مجھے



مجھے تیری نہ تجھے میری خبر جائے گی
عید اب کے بھی دبے پاؤں گزر جائے گی
ادھر تمہاری جدائی میں ہم اُداس ہوں گے
ادھر عید خوشیوں سے تیرا دامن بھر جائے گی
تیری یاد آئے گی خوشبو کے جھونکے کی طرح
وہ کر کے معطر میرے بام و در جائے گی
جب بادِ صبا آئے گی مجھ سے تیرا سندیس لینے
میرے گھر کی ویرانی دیکھ کر وہ بھی ڈر جائے گی
جب تو اصغر کے رنگ میں رنگ جائے گی
پھر یہ جدائی خود اپنی موت مر جائے گی



